صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعتہ المبارک مورخہ 06 دسمبر 2024ء بمطابق 03 جمادی الثانی 1446 ہجری صبح گیارہ بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ Oفَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ Oذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَO فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَO وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًاOقُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ O وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۔

(ترجمہ): اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب پکارا جائے نماز کے لئے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو، شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے اور جب انہوں نے تجارت اور کھیل تماشہ ہوتے دیکھا تو اس کی طرف لپک گئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیا ان سے کہو، جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ جی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ درج ذیل معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب امجد علی خان صاحب، معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ، سترہ یوم، 04تا20 دسمبر؛ جناب لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب محمد ریاض صاحب، ایم پی اے، PK-33، آج کے لئے؛ محترمہ شہلا بانو صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب فضل حکیم خان صاحب، صوبائی وزیر، آج کے لئے؛ جناب رنگیز احمد خان صاحب، سپیشل اسسٹنٹ ٹو سی ایم، آج کے لئے؛ جناب مرتضیٰ خان ترکئی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب فیصل خان ترکئی صاحب، صوبائی وزیر، آج کے لئے؛ جناب ریاض خان صاحب، ایم پی اے، PK-25، آج کے لئے؛ ارباب محمد عثمان خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب محمد ریاض صاحب، ایم پی اے، PK-95، آج کے لئے؛ جناب زاہد چن زیب صاحب، مشیر برائے وزیر اعلیٰ، آج کے لئے؛ جناب محمد اقبال خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب محمد عارف خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب آفتاب عالم آفریدی صاحب، وزیر قانون، آج کے لئے؛ جناب طارق محمود آریانی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted. Item No. 4. Consideration….

جناب سجاد اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: سجاد خان، میں یہ بل لے لوں تو پھر، سجاد خان! آپ کیا کہتے ہیں؟ تو اگر ضروری بات ہے تو پہلے کر لیں جی۔

جناب سجاد اللہ: ضروری بات ہے جی، یہ چار دن سے KKH روڈ بلاک ہے۔

جناب سپیکر: ذرا سجاد خان کا مائیک On کر لیں مگر بات مختصر کر لیں تاکہ میں یہ بل لے لوں۔

رسمی کارروائی

جناب سجاد اللہ: تھینک یو سر۔ میں اس اسمبلی اور صوبائی حکومت کی توجہ، گزشتہ چار دن سے جو کوہستان میں روڈ بلاک ہے، اس طرف دلانا چاہتا ہوں۔ سر، ہمارا یہ ایشو واپڈا کے ساتھ 2013 سے چل رہا ہے کیونکہ کوہستان میں اس وقت ملک کے بڑے اور اہم ترین ڈیمز کی کنسٹرکشن چل رہی ہے، گزشتہ چار دن سے کوہستان روڈ بلاک ہے، صوبائی حکومت نے کوئی ایکشن نہیں لیا حالانکہ یہ مسئلہ صرف کوہستان کا نہیں بلکہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے، صوبے کے Future کی رائیلٹی کا مسئلہ ہے۔ سر، 2013 میں ایک معاہدہ ہوا جس سے واپڈا نے روگردانی کی، پھر 2016 میں ایک معاہدہ ہوا، اس سے بھی واپڈا نے روگردانی کی، پھر اس کے بعد تینوں کوہستان پر مشتمل ایک متحدہ انہوں

نے ایک جرگہ بنایااور اس کے ساتھ 2022 میں ایک معاہدہ ہوا، معاہدہ ہونے کے بعد ہم نے Transmission lines بچھانے کی اجازت بھی دی اور اس کے اوپر Proper کام بھی ہو رہا تھا لیکن 2022 میں جو معاہدہ ہوا، اس کے اوپر آج تک ایک انچ کام بھی نہیں ہوا۔ سر، پچھلے دنوں ہمارے کچھ عمائدین نے جو متحدہ جرگہ کے جو عمائدین ہیں، انہوں نے آواز اٹھائی، تو اس کے اوپر کوہستان میں ایک Unrest پیدا کرنے کے لئے تین ایم پی او لگایا گیا۔ سر، یہ کالا قانون کس جگہ لگایا جاتا ہے؟ لیکن ہمارے کوہستان کے بالکل پرامن لوگ ہیں اور ہم نے ہمیشہ ریاست کو اہم سمجھا ہے، ہم نے ریاست کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ سر، ہمارے تینوں ڈیمز آپ دیکھ لیں آج، ہم نے آباؤاجداد کی اپنی قبروں کی قربانی دی، اپنی زمینوں کی قربانی دی لیکن باوجود اس کے انہوں نے ہمارے لوگوں کے اوپر تین ایم پی او لگا کر لوگوں کو اٹھایا ہے، تو میں آج آپ سے ڈائریکشن لینا چاہتا ہوں اور صوبائی حکومت بھی اس کے اوپر ایکشن لے کیونکہ یہ صرف ہمارے کوہستان کا مسئلہ نہیں ہے، یہ ہمارے صوبے کے Future کی رائلٹی کا مسئلہ ہے، تو میں آپ سے یہ ڈائریکشن لینا چاہتا ہوں کہ ہمارے تینوں ایم پی ایز کی ایک کمیٹی بنائی جائے بشمول ہمارے ڈی سی کے اور صوبائی حکومت کا ایک نمائندہ بیچ میں بیٹھا ہو اور ہم واپڈا کے ساتھ فوراً بیٹھیں کہ اس مسئلے کو Amicably حل کریں Otherwise Sir یہ ایشو اتنا بڑا بن جائے گا کہ ہم ڈیمز کے اوپر کام نہیں کر سکیں گے۔ سر، آج آپ ڈی سی سے رپورٹ لیں، ہزارہ کے کمشنر سے رپورٹ لیں کہ انہوں نے کیا کیا؟ اور یہ لوگ جو ہیں ہمارے سیاسی لوگوں کو، ہماری پارلیمنٹ کو اور ہمارے جتنے بھی سیاسی جماعتوں کے قائدین ہیں، ان کو وہ بالکل فضول سمجھتے ہیں، ہمیں کسی جگہ پر On board نہیں کرتے اور تین ایم پی او لگانے سے پہلے ہمیں نہیں بتایا گیا سر، میرے ڈسٹرکٹ میں تین ایم پی او لگائی گئی اور دو مزید ڈسٹرکٹس میں تین ایم پی او لگانے کے چکر میں ہیں، تو اس طریقے سے مطلب یہ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں؟ تو لہذا آپ مہربانی کر کے صوبائی حکومت کو چیف سیکرٹری کو تین ایم پی او کو فوراً ختم کروانے کی ڈائریکشن دے دیں اور دوسرا سر، واپڈا کے ساتھ ہماری ایک کمیٹی Constitute کی جائے، ہم تینوں ایم پی ایز بیٹھ جاتے ہیں، ہمارا ایم این اے بیٹھ جائے گا، ڈی سی بیٹھیں گے اور سر، یہ بڑے معمولی مسائل ہیں، 2022 میں واپڈا نے خود Agreement sign کیا ہے، اس کی Enforcement ہے۔ سر، ہمارے لوگ اور کچھ نہیں چاہتے، ہمارے لوگ صرف اور صرف 2022 کا جو Agreement ہوا ہے، اس کے اوپر Enforcement چاہتے ہیں اور بس۔ تو سر، میں آپ سے ڈائریکشن چاہتا ہوں کہ آپ مہربانی کر کے صوبائی حکومت کو ڈائریکشن دیں کیونکہ یہ صرف کوہستان کا مسئلہ نہیں ہے، یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ صوبہ ہمارے ساتھ اس مسئلے میں کھڑا رہے۔ تھینک یو، سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> وزراء صاحبان! آپ میں سے کون سجاد اللہ خان کی بات کو Respond کرے گا؟ دیکھیں، یہ ایک Serious مسئلہ ہے اور یہ نہ صرف کوہستان بلکہ صوبے اور پورے پاکستان کا مسئلہ بھی ہے، واپڈا جو وفاقی ادارہ ہے جو ایم پی اے صاحب نے جس طرح بیان کیا ہے، تین مرتبہ وہ معاہدات میں Enter ہوئے ہیں اور تینوں مرتبہ ان معاہدات سے روگردانی کی گئی ہے اور پھر یہ روگردانی کرنے کے بعد تینوں اضلاع کے لوگوں پر ایم پی او لگا رہے ہیں،

اس ایم پی او کا بھی ایک تو بندوبست کریں ناں، یہ جو انگریز کے بنائے گئے کالے قوانین ہیں، لعنتی قوانین ہیں جو لوگوں کے اوپر استعمال ہوتے ہیں، تو جو لوگ اپنےRights کے لئے کھڑے ہوتے ہیں، تو ان کو تو ختم کرنے کے لئے آپ لوگ کوئی لوگ بندوبست کریں مگر اس بات کو آپRespond کریں یا تو سی ایم صاحب اس کو ادھر بلائیں، واپڈا والوں کو بھی بلائیں،PEDO بھی ہو، جو باقی ادارے ان سے منسلک ہیں، وہ بھی ہوں اور یہ تینوں ایم پی ایز صاحبان بھی ہوں، تو بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کریں، تو اس پر مہربانی کر کے آپ اپنا کوئیConsent ہمیں دے دیں۔

جناب محمد سہیل آفریدی (معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ۔ شکریہ جناب سپیکر، جی بالکل جتنے بھی ہمارے مسائل ہیں، چاہے وہ Specifically ایک ڈسٹرکٹ کے ہوں یا چاہے وہ پورے صوبے کےNet Hydel Profit ہو، یہ تمام جو ہیں، شروع سے ہی ہم ڈیمانڈ کر رہے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ سے ان کی جو رائیلٹی کا مسئلہ ہے یا جو3MPO کا مسئلہ ہے، اس میں صرف یہ ہمارے پارلیمنٹیرین کا مسئلہ نہیں ہے، یہ پورے عوام کا مسئلہ ہے اور اس میں بالکل حکومت سنجیدہ Steps لے گی ان شاء اللہ وتعالیٰ ہم حکومت خیبر پختونخوا کی طرف سے اس کے ساتھ ہر قسم کےSteps لینے کے لئے تیار ہیں اور کریں گے ان شاء اللہ وتعالیٰ۔ جناب سپیکر، اگر مجھے کچھ ٹائم ملے تاکہ میں یہ3MPO اور یہ جو Actions in aid of civil powerہے، اس پر بات کروں گا، چاہے اب ہو یا چاہے یونیورسٹی بل کے بعد ہو، کیونکہ یہ بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: یہ بہت ضروری ہے، اس پہ ابھی بات کریں، بھئی! یہSerious issue ہے، اس پہ ابھی بات کریں، اس کے بعد ہم ایکٹ کو لے لیں گے۔

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: دیکھیں جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ آپ دونوں چیزوں کی بات جو کر رہے ہیں، یہ دونوں پراونشل گورنمنٹ کے ساتھ ہیں، 3MPO بھی آپ کیJurisdiction میں ہے اور Action in aid with civil power بھی آپ کی اپنی Jurisdiction ہے، یہ آپ نے ہی 2011 میں کیا ہوا تھا۔

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: سر، یہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ یہ ہماری Jurisdiction میں آتا ہے؟

جناب سپیکر: آپ کی Jurisdiction ہے ناں۔

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: آئین میں لکھا ہوا ہے، آئین ماننے کے لئے کوئی تیار ہے؟

جناب سپیکر: یہ صوبائی قوانین ہیں۔

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: صوبائی قوانین یہاں پر صوبائی حکومت ہے، (شور) سر، خیر ہے یہ برداشت کریں، میں تھوڑا بات کرتا ہوں، پھر اس کے بعد آپ (شور) نہیں، ہم Guided ہیں، آپ اس کے بعد کریں، ہم یہاں پر پہنچے ہیں، عوام نے اس لئے ووٹ دیا ہے۔

جناب سپیکر: خیر ہے، ان کو بات کرنے دیں، آئین میں لکھا ہوا ہے مگر یہ جو ہم نے بلائے ہیں۔

(شور)

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: سر، میں یہی بات کر رہا ہوں کہ آئین کو کوئی مان نہیں رہا ہے۔ جناب سپیکر، یہ جو Action in aid of civil power ہے، یہ 2011 میں، تو یہاں پہ جب ہمارے معزز اپوزیشن ممبران پرسوں بات کر رہے تھے کہ یہ 2019 میں پی ٹی آئی کی گورنمنٹ میں صوبے میں ہوا تھا لیکن یہ 2011 میں جب فیڈرل میں پیپلز پارٹی کی حکومت تھی اور اس کے ساتھ اتحادی یہی نیشنل پارٹی تھی تو ان کے دور حکومت میں یہ فاٹا اور پاٹا میں Implement ہوا تھا جس کا اطلاق اس آرڈر میں جو زرداری پاکستان کے پریذیڈنٹ تھے، اس کی Implementation 2011 ہوئی تھی اور اس کا اطلاق 2008 سے ہو رہا تھا، پھر ہماری گورنمنٹ میں 2019 میں فاٹا اور پاٹا کے بجائے یہ پورے صوبے میں Implement ہوا، چاہے 2019 میں ہوا یا 2011 ہوا لیکن یہ کام غلط ہوا ہے، جس کا جو کام ہے، چاہیئے یہ کہ وہ کرے، اب ہماری حکومت یہاں پر جو ہم بیٹھے ہیں، ہم یہ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر کا جو کام ہے تو وہ علاج کرے، انجینئر کا جو کام ہے کہ وہ روڈ بنائے، چوکیدار کا جو کام ہے کہ وہ چوکیداری کرے، اس طرح ہر بندے کا اپنا کام ہے، اس کو نہیں چاہیئے کہ وہ دوسری جگہوں پر مداخلت کرے۔ (تالیاں)

جناب سپیکر، یہاں پر جس دن سے ہماری حکومت آئی ہے، 28 فروری سے لے کر آج تک ہم مسلسل فیڈرل گورنمنٹ سے اپنے لئے چیف سیکرٹری اور آئی جی پی کا ڈیمانڈ کر رہے ہیں لیکن ابھی تک وہ ہمیں نہیں ملے، پہلی بات۔ دوسری بات، یہاں پر مسلسل پاکستان میں آئین کا قتل عام ہو رہا ہے، نوے دن میں الیکشنز کرانے تھے وہ نہیں ہوئے، Freedom of speech جو بندہ کسی طاقتور کے خلاف بات کرتا ہے یا موجودہ مرکزی حکومت جو جعلی ہے، اس کے خلاف بات کرتا ہے تو اس کو اٹھا لیا جاتا ہے، Right to assemble یہی قانون ہمیں اجازت دیتا ہے کہ ہم پرامن احتجاج کریں۔ جناب سپیکر، یہاں پہ کل اپوزیشن لیڈر جو بات کر رہے تھے، ایسا لگ رہا تھا کہ یہاں پر اپوزیشن لیڈر نہیں ڈی جی (آئی ایس پی آر) بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ ساری بولتی وہ اس کی ہی بول رہا تھا (تالیاں) اپنی ایک بات بھی نہیں کر رہا تھا، یہ ہمیں اسٹیبلشمنٹ کا طعنہ دے رہے ہیں، اسٹیبلشمنٹ جو ہے، جناب سپیکر صاحب، یو منٹ صبر اوکړه جی، یو منٹ۔

جناب سپیکر: آپ دور نکل گئے ہیں۔

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر صاحب، یہ ہمارے شہداء ہوئے ہیں 26 اور 27 نومبر کی رات وہ مناظر ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں، جس طرح سنائپرز اوپر سے ہمارے لوگوں کو شہید کر رہے تھے، سیدھی فائرنگ مار رہے تھے، شیلنگ کا طریقہ کار یہ ہے کہ آپ پینتالیس ڈگری یا ساٹھ ڈگری کے Angle سے ماریں گے لیکن وہ ہمیں Straight fire کر رہے تھے، شیل بھی، کسی کی آنکھ ضائع ہو رہی تھی، کسی کا سر لگ رہا تھا، کسی کا پاؤں لگ رہا تھا، جناب سپیکر، یہ لوگ اسرائیل، فلسطین یا امریکہ سے نہیں آئے تھے، یہ یہاں پاکستان کے اپنے شہری تھے جو اپنے حقوق کے لئے احتجاج کر رہے تھے، کسی ناجائز ڈیمانڈ کے لئے نہیں اپنے مینڈیٹ کی واپسی کے لئے، اپنے

بے گناہ قیدیوں کی رہائی کے لئے، آزاد عدلیہ کی بحالی کے لئے، یہ کوئی اور ڈیمانڈ نہیں کر رہے تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے ان پر گولیاں چلائیں۔ یہاں پر جو مسئلہ 3MPO کا اور Action in aid of civil power کا آرہا ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ ہر بندہ اپنے دائرہ اختیار میں رہے، یہ کالے قوانین ہیں اور ان شاء اللہ وتعالیٰ ان کو ہم ختم کر کے ہی دم لیں گے اور جناب سپیکر، یہاں پر میں اعلان کرتا ہوں کہ آج کے بعد ان شاء اللہ وتعالیٰ ہماری خیبر پختونخوا حکومت اور ہمارے یہاں پاکستان تحریک انصاف کے ہر ممبر جو قوانین، 2011 میں پیپلز پارٹی اور عوامی نیشنل پارٹی کی صوبائی حکومت تھی، جو ان کے دور میں لاگو ہوئے تھے، ان کو ہم ختم کریں گے ان شاء اللہ وتعالیٰ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ **وما علینا الا البلاغ۔**

<u>جناب سپیکر</u>: کنڈی صاحب، Comments کرلیں تو پھر آپ کرلیں۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: سر، آپ وہ بل۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: سجاد اللہ صاحب کا نام مائیک On کریں۔

<u>جناب سجاد اللہ</u>: سر، دیکھیں آج چار دن ہو گئے ہیں کہ کوہستان روڈ بلاک ہے اور یہ پورے ضلع کا صرف ایک روڈ، سارے لوگ وہاں پہ محصور ہیں، بڑا سیریس مسئلہ ہے، اصل میں ہم مسئلے سے تھوڑے ہٹ گئے ہیں، سر، 2022 میں ہم نے ایک معاہدہ کیا تھا، ہمارے متحدہ کوہستان کے لوگ آپ سمجھ لیں کہ اس وقت ادھر جو کنسٹرکشن ہو رہی ہے، اس کنسٹرکشن کو ہمارے لوگوں نے اس شرط پہ چھوڑا تھا، Transmission line کو اس شرط پہ چھوڑا تھا کہ آپ اور ہمارے درمیان جو تیرہ نکاتی معاہدہ 2022 میں ہوا تھا کہ اس کے اوپر آپ اس کی Enforcement کریں گے لیکن 2022 سے لے کر آج تک، ٹھیک ہے اس سے پہلے بھی دو معاہدے ہوئے تھے، ڈپٹی کمشنر جو ہمارے صوبے کا نمائندہ ہے اور جنرل منیجر جو چیئرمین واپڈا کا نمائندہ ہے، باقاعدہ معاہدہ ہوا اور اس کے اوپر پورے معاملات ٹھیک ہو گئے لیکن آج پرابلم یہ ہے کہ ہمارے لوگوں نے آواز اٹھائی کہ آپ لوگوں نے تو Transmission line پوری بچھا دی لیکن ہمارے 2022 کے معاہدہ میں ہمارے وہ کام کدھر گئے کہ ہمارے کچھ روڈز تھے، ہمارے ہر ڈسٹرکٹ کے اندر تین تین میگاواٹ کے ایک ایک ہائیڈرو پاور اسٹیشنز تھے، سکول تھا اور کالجز تھا لیکن ان کے اوپر انہوں نے کوئی کام نہیں کیا۔ تو سر، انہوں نے 3MPO لگا کر رات کو لوگوں کو گھروں سے اٹھانا شروع کر دیا۔ سر، کوئی اور کچھ بات نہیں ہے، ہمارا پرامن علاقہ ہے اور ہمارے لوگ ہمیشہ ریاست کے ساتھ کھڑے رہے ہیں لیکن اس کا یہ طریقہ تو نہیں ہے کہ آپ مطلب ایک چھوٹی سی جو Amicably جو Settle ہو کر اس کے اوپر آپ 3MPO لگائیں، تو سر، یہ 3MPO کس لئے لگائی گئی؟ ہمیں کسی نے Onboard نہیں لیا، سر، میں اس ڈسٹرکٹ کا واحد ایم پی اے ہوں۔

جناب سپیکر: سجاداللہ خان، آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ واپڈا اپنے معاہدوں سے روگردانی کرنے کے بعد صوبائی حکومت کے اہل کاروں کے ذریعے جعلی Law and Order کی Situation بنا کر لوگوں پہ 3MPO impose کر رہا ہے۔

جناب سجاداللہ: سر، اسی طرح ہے۔

Mr. Speaker: Simple is that.

جناب سجاداللہ: سر، میں اس کے ساتھ ایک یہ بات بھی Add کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میں چاہتا ہوں کہ ہمارے صوبائی اسمبلی کے تین ممبران اور ایک قومی اسمبلی کے ممبر کے ساتھ واپڈا چیئرمین کسی بھی لیول کا اپنا صوبائی نمائندہ ہمارے ساتھ بٹھاتے ہیں، جی ایم واپڈا کے ساتھ ہو، تو سر، اس کو ہم Within one week اس مسئلہ کو حل کریں گے، ہمیں ایک چھوٹی کمیٹی چاہیئے جو ان سے ہر مہینے Progress review لے اور اس کی Enforcement کرے، سر، ہمارا بڑا Simple اور وہ مانے ہوئے ہیں لیکن 3MPO لگانے کی ضرورت کیا تھی؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا۔

جناب سجاداللہ: اور 3MPO جہاں لگانا چاہیئے ادھر وہ نہیں لگاتے لیکن جہاں نہیں لگانا چاہیئے وہاں پر وہ Unrest پیدا کرنے کیلئے لگاتے ہیں۔

جناب سپیکر: حکومت تو یہ Ensure کرے ناں جی کہ جعلی 3MPO نہ لگائے، یہ لوگوں پہ کیوں لگاتے ہیں؟

جناب سجاداللہ: اور سر، یہ باقاعدہ معاہدے ہیں جن سے واپڈا روگردانی کر رہا ہے۔

جناب میناخان آفریدی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو جناب سپیکر صاحب، معزز ممبر He is elected Member اور ان کے پاس اپنے علاقے کے جو بھی مسائل آتے ہیں، وہ انہوں نے Address کرنا ہے۔ جناب سپیکر، انہوں نے جو بات کی معاہدے کی، پہلے تو میں بالکل Endorse کرتا ہوں کہ جو بھی معاہدہ ہوتا ہے تو اس معاہدے کے اوپر اس کی روح کے مطابق عمل ہونا چاہیئے اور وہ چاہے کوہستان کا علاقہ ہے، پشاور کا ہے، خیبر کا ہے، جو بھی ہے، تمام ہمارے لوگ ہیں، یہ ہاؤس اور یہ گورنمنٹ ان کے حقوق کا تحفظ کرے گی۔ دوسرا جو انہوں نے 3MPO کی بات ہے کہ 3MPO انہوں نے لگائی ہے، تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ Being a democratic State or democratic political parties government ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہاں پہ مذاکرات کے ساتھ ڈی سی صاحب یا جو ہمارے ایم پی اے صاحبان ہیں، تو ان کو بھی Onboard لے کر مذاکرات کرنے چاہئیں اور ان کو اس ٹیبل کے اوپر لانا چاہیئے، نہ کہ 3MPO، تو میں چیف منسٹر صاحب سے ان شاءاللہ تعالیٰ بات کروں گا اور 3MPO یہ بھی ان شاءاللہ تعالیٰ اس کا Solve کر دیں گے۔ پھر یہ ایشو نہیں ہو گا ان شاءاللہ تعالیٰ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، نمبر 2 میں سمجھتا ہوں جیسے سہیل صاحب نے بھی بات کی، یہ جو Draconian laws ہیں، MPO ہے ایا جو یہ Action in aid of civil power ہے، پورا، تو سر، یہ میں سمجھتا ہوں کہ جیسے پی ٹی ایم کا ایشو بنا اور اس ہاؤس نے بڑھ کر آپ ہی کی سربراہی میں اس میں اپنا کردار ادا کیا اور Unfortunately اس میں تین لاشیں تو گریں لیکن جو نقصان کا زیادہ خدشہ تھا وہ بچ گیا اور وہ جو آئینی طور پر ایک حق تھا لوگوں کا، وہ بھی ان کو ملا۔ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس میں تمام جماعتوں پر مشتمل کمیٹیاں بنائیں کہ وہ اس Draconian law کے اوپر، نہ صرف یہ 3MPO اور Action in aid of civil power بلکہ باقی جو Draconian laws ہیں ان کو بھی Chalk out کریں اور اس کے اوپر کام کریں اور قانون سازی لے کر آئیں اور ہم متفقہ طور پر اس ہاؤس سے اس کے خلاف (اقدام) کریں تاکہ کل کو کوئی سجاد بھائی، سہیل بھائی، کنڈی بھائی جیسے اٹھ کر یہ نہ کہیں کہ ہمارے اوپر 3MPO لگائی کسی اور کیس میں پھنسایا گیا ہے۔ تو سر، میں سب کو کہتا ہوں کہ اگر اس کے اوپر آپ قانون بنانا چاہتے ہیں تو بنائیں۔

جناب سپیکر: احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میری بھی یہی گزارش تھی، آپ نے جب بات کی تو یہ کہاں پہ لکھا ہوا ہے، ہم سمجھتے ہیں، دیکھیں ہم پاکستان میں رہتے ہیں، ہمیں پتہ ہے کہ یہاں پہ کتنے جمہوری رویئے ہیں اور کتنا آئین کے اوپر عمل درآمد ہوتا ہے، لیکن کیا پھر ہم ہاتھ باندھ کر پیچھے کھڑے ہو جائیں؟ سہیل بھائی بات کر رہے تھے کہ شاید آئین پر عمل داری نہیں ہوتی، ہم بھی یہی بات کر رہے ہیں، بابا! عمل داری اس وقت ہوگی جب ہم روڈوں سے نکل کر اس ایوانوں کو توجہ دیں گے تب عملداری ہوگی، یہی وقت جو ہم اسلام آباد پہ چڑھائی کرنے پہ لگا رہے ہیں، اس سے اگر تیسرا حصہ بھی ہم اس ایوانوں میں Legislation پہ لگالیں تو آپ کے آدھے مسائل حل ہو جائیں گے، یہ میں آپ کو یقین دہانی دلاتا ہوں، ہمارے آئین کے آرٹیکل 142 میں باقاعدہ لکھا ہوا ہے کہ مجلس شوریٰ جس کو پارلیمنٹ کہا جاتا ہے Article 142. The Provincial Assembly shall have a power کے پیراگراف (b) میں لکھا ہوا ہے، اگر آپ اس کو دیکھ لیں تو یہ بڑا Categorically لکھا ہوا ہے، انہوں نے ہمیں تین چیزوں کا اختیار دیا ہوا ہے Criminal laws کا، Criminal procedure کا اور Evidence کا، یہ پراونشل اسمبلی کے اختیار میں ہے لیکن اس کو Exercise کون کرے گا؟ ہم اور آپ کریں گے، خدارا آپ آئیں بیٹھیں، جس طرح مینا خان صاحب نے کہا۔ سپیکر صاحب، میں نے تو اپنی کل کی تقریر میں بھی یہ کہا کہ پی ٹی ایم جیسے خطرناک ایشو کو ہم نے اگر Solve کر لیا تو یہ تو کچھ بھی نہیں ہے، آپ خدارا ایک کمیٹی بنائیں، جتنے بھی Draconian laws ہیں، میں یہاں پہ اس سٹیج سے رضا ربانی صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ Section 124 A, which is a Sedition Act جو Colonial دور 1894 سے چلا آ رہا تھا، اس کو انہوں نے سینیٹ میں باقاعدہ ٹیبل کیا، بھاگ گئیں جماعتیں، وہاں سے نکل گئیں کیونکہ ہمارے اندر بہت سے Compromised لوگ ہیں جناب سپیکر، یہ صرف ان کی پارٹی میں نہیں تمام سیاسی جماعتوں میں ہیں، خدارا

اگر ہم ان ایوانوں کو توجہ دے کر Legislation کر لیں اور یہ Draconian laws کو ہٹالیں اور میری ایک ریکویسٹ اور ہو گی کہ مینا خان صاحب، سہیل بھائی اور خاص کر یہ جو کابینہ بیٹھی ہوئی ہے، یہ یہاں سے ڈی سی کو پابند کریں، Deputy Commissioner is under the Provincial Government آپ ایگزیکٹیو اتھارٹی ہیں، یہ کون ہوتا ہے جو یہاں آکر ایک بابو اُٹھتا ہے اور 3MPO لگا لیتا ہے؟ Who is he یا تو آپ کہہ دیں کہ آپ بے بس ہیں، کم از کم اس کو ایک Censure letter تو بھیج دیں ناں کہ بھئی! یہ آپ جو کام کر رہے ہیں، یہ کس کی ایماء پہ کر رہے ہیں؟ یہ بات آپ کے گلے میں پھر کیوں پڑے، اگر ایک ڈی سی اپنے آپ کو صوبائی حکومت سے بالاتر سمجھتا ہے تو پھر ٹھیک ہے اس سے بعد میں نمٹ لیں گے۔ سر، یہ مذاق نہیں، کچھ چیزیں ہمیں Exercise کرنا پڑیں گی For the welfare of the people of Khyber Pakhtunkhwa اور Irrespective of the party line ہمیں بیٹھ کر ان چیزوں کو توجہ دینا پڑے گی۔ جناب سپیکر، میں بار بار Eighteenth amendment کا حوالہ کیوں دے دیتا ہوں؟ شاید آپ سمجھتے ہوں کہ میں جانبدار بن رہا ہوں، ہم نے ساتویں مالیاتی کمیشن کے تمام پولیٹیکل پارٹیوں کو بٹھایا، سر جوڑ کر جب سارے بیٹھے جس طرح پی ٹی ایم کے جلسے میں ہم بیٹھے، خدارا میری آپ سے دست بستہ گزارش ہے کہ کمیٹی بنائیں، تمام Black laws کو، Draconian laws کو، Schedule fourth کو، سب چیزوں کو ہم Address کریں اور اس کا ایک Way out کو نکالیں اور Way out یہ ایوان نکالے گا، یہ باہر میں چوراہے پہ، چوکوں پہ یا ڈی چوک پہ نہیں ہوگا، آپ کم از کم ایک کمیٹی تو ہمارے حوالے کریں جس کے ساتھ ہم بیٹھ کر ان باتوں پہ کوئی Fruitful discussion کریں، ہمیں تو کوئی سنجیدگی لگتی نہیں کہ ہم کس سے بات کریں؟ آپ خدارا سپیکر صاحب، ہمیشہ سنجیدہ کام بھی کرتے ہیں اور سر جوڑ کر ہمیں بٹھانے پہ توجہ بھی دیتے ہیں۔ میری آپ سے آخر میں گزارش ہے کہ ایک کمیٹی بنائیں جس میں ہم Criminal laws کو Criminal procedure کو اور Evidence کو Under Article 142 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan دیکھیں اور اس کی تصحیح کریں تاکہ خیبر پختونخوا کے لوگوں کو ہم ریلیف دلوا سکیں، تب اس ایوان کی توقیر بھی ہو گی اور تب اس ایوان کا تقدس بھی بحال ہو گا ۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہماری کمیٹی ہے ناں اپنی Law Reforms Committee ہے ناں جی، ہمارے پاس Law Reforms Standing Committee ہے تو اس کو ہم Summon کرتے ہیں۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: تو اس میں پھر ہمیں Special invitee کے طور پہ آپ بلا لیں کیونکہ ہم تو اس میں بہت سارے شاید ممبرز نہ ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس میں ہم Special invitation دے دیں گے۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: ہاں جی، .Special invitation

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اچھا، یہ مجھے اپنے سیکرٹریٹ نے بتایا کہ یہ 3MPOThe West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance, 1960 تھا، یہ مارشل لاء دور میں لگی تھی، ون یونٹ کے ٹائم میں، پھر جب 1973 کا آئین بنا تو اس کو پھر اس میں محفوظ کر دیا گیا، تو یہ آرٹیکل 270 کے تحت اس کو تحفظ دیا گیا، تو اس کو ہم دیکھ لیتے ہیں کہ ہم اس میں کیا کر سکتے ہیں؟ تو ان شاء اللہ میں ہاؤس کو Assure کراتا ہوں کہ اس کمیٹی کو ہم Full fledged effective کریں گے اور اس میں ہم آپ تمام کو Special invitation پہ بلالیں گے اور سپیشل کمیٹی اس لئے نہیں بناتے کیونکہ ہمارے پاس Already سٹینڈنگ کمیٹی موجود ہے، اس پہ کام کرنے کیلئے، تو اس پہ کام ہو جائے گا، تو یہ سجاد اللہ خان کا مسئلہ ابھی تک لٹکا ہوا ہے، تو یہ ڈی سی کو ڈائریکٹ کر دیں کہ پبلک پہ 3MPO نہ لگائیں، واپڈا کے لوگ اور ہماری منتخب قیادت وہاں بیٹھ کر ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے ساتھ جب وہ Ensure کرتے ہیں کہ ہم اس مسئلے کا ایک ہفتے میں حل نکال سکتے ہیں تو کیا ضرورت ہے عام عوام پہ یہ 3MPO کے ظالمانہ وہ لگانے کے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، بالکل اجلاس کے بعد میں سجاد بھائی کے ساتھ بیٹھ کر اور ان شاء اللہ تعالیٰ ہم ان کو کہہ دیں گے اور یہ 3MPO واپس لے لیں گے ان شاء اللہ۔

Mr. Speaker: Okay, thank you ji. Mr. Fazl e Elahi.

جناب فضل الٰہی: شکریہ مسٹر سپیکر صاحب، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ 26 تاریخ کو اسلام آباد میں جو واقعہ ہوا ہے اور وہاں پر ایک Trend چلا ہے کہ "گولی کیوں چلائی ہے؟" اس کے بعد لاشیں کیوں چرائی ہیں، اس کے بعد پختونوں کو کیوں اٹھایا ہے؟ سپیکر صاحب، کل کا جو واقعہ ہوا ہے، میں کل کے واقعے کی بات کر رہا ہوں کہ وہاں پر کوئی بھی پختون پنڈی اسلام آباد میں مزدوری نہیں کر سکتا ہے اور کل بھی ایک ڈاکٹر کے ڈرائیور کو گاڑی سے گرایا اور وہ صرف اور صرف اس لئے کہ تم پختون ہو، تو سپیکر صاحب، اس کے لئے مہربانی کریں، آپ کی ذرا توجہ چاہیئے، یہ پورے پختونوں کی بات ہے، یہ صرف پی ٹی آئی کی بات نہیں ہے، وہاں پر جو بھی جو مزدوری کرتا ہے، جو پالش کرتا ہے، جو دیہاڑی کرتا ہے، جو صرف پختون کا نام لکھا ہو تو اس کو گرفتار کرتے ہیں یا تو اس کو ایف آئی آر میں ڈالتے ہیں، جو ہزاروں کے بلا نام کی ایف آئی آرز ہوئی ہیں، اس میں بھی ڈالتے ہیں، تو سپیکر صاحب، ان سے بیس ہزار، تیس ہزار کی باری رقم وصول کر کے ان کو چھوڑا جاتا ہے۔ تو سپیکر صاحب، اس کے لئے آل پارٹیز کانفرنس بلائیں، اگر نہیں، تو پھر میں آپ کو ایک مشورہ دوں گا کہ اگر یہاں پر ہم پختونوں کا مسئلہ حل نہیں کر سکے تو ہم باہر جائیں گے کیونکہ ہم نے تربیلہ ڈیم بھی دیکھا ہوا ہے، ہم نے کرک بھی دیکھا ہوا ہے جو کہ وہاں سے ڈائریکٹ خیبر پختونخوا کو گیس کی سپلائی نہیں ہے لیکن پنجاب کو ہم نے وہ گیس پائپ بھی دیکھا ہوا ہے، سپیکر صاحب، ہمارا بس صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ سپیکر صاحب، یہاں سے رولنگ دیں کہ جو یہاں پر دو نمائندے مرکز کے بیٹھے ہوئے ہیں، ایک چیف سیکرٹری ہیں اور ایک آئی جی پی ہے، یہ مرکز کے بندے بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو بلائیں یہاں اسمبلی میں اور ان کو کہہ دیں کہ پختونوں کی اور بے عزتی نہ کریں اور اگر کرو گے تو اللہ کی قسم ہم تربیلہ ڈیم بھی جائیں گے اور ہم کرک بھی جائیں گے،

ہم وزیرستان سے جو گیس پائپ لائن جارہی ہے وہیں، اور جو بعض اوقات محترم جو کہتے ہیں کہ ہمیں سیاست سے کوئی لینا دینا نہیں ہے اور یہ جو جتنی مائنز ہیں، یہ کس کی ہیں جو پختونوں کی جہیز میں آئی ہیں، تو پھر یہ جب ہماری جہیز میں اور ہم پختونوں کو اللہ نے دی ہیں تو پھر ہم اس کو بند بھی کرنا جانتے ہیں۔ تو سپیکر صاحب، میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ خدا کے لئے اسلام آباد اور پنڈی میں بے گناہ پختونوں کی جو لاشیں نہیں دے رہے، وہ دیں، اس کے لئے وفاق سے رابطہ کریں اور جناب سپیکر، میں آپ کے Knowledge میں اضافہ کرنے کیلئے کہتا ہوں کہ جو آئی جی ہے، وہ بھی مرکز کا بندہ ہے، جو چیف سیکرٹری ہے وہ مرکزی حکومت کا نمائندہ ادھر بیٹھا ہوا ہے، ان کو بلائیں، ان کو کہہ دیں کہ ایک تو لاشیں دیں اور دوسرا، پختونوں کی جو پکڑ دھکڑ ہے، بے گناہ مزدوروں کی، عاجزوں کی اور ہمارے پاس رہا ہی کیا ہے مرنے کے سوا؟ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے، تو ہم اٹھ کر جائیں گے، وہ پھر دوبارہ گولی چلائیں کیونکہ یہ Trend تو ابھی ان کو آسان ہو گیا ہے، پختونوں پر گولی چلانا، تو یہ ایک دفعہ جو لاہور میں دھماکہ ہوا ہے تو یہ جو شہباز شریف بیٹھا ہوا ہے، وہ کہتا ہے کہ اٹک کے اس پار دھماکے کریں، یہ وہی بیٹھا ہوا ہے اور یہ وہی کر رہا ہے اور کس کے کہنے پر کر رہا ہے؟ تمام دنیا کو پتہ ہے، کسی کو ملنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن سپیکر صاحب، جو پرائم منسٹر صاحب بیٹھا ہوا ہے، جو جعلی پرائم منسٹر ہے، جو کہ میں اس کو ایک * + کا لفظ دینا بھی مناسب نہیں سمجھتا ہوں، اس سے بھی وہ گرا ہوا انسان ہے، تو ان کے کہنے پر یہ ہوتا ہے۔ تو سپیکر صاحب، ایک بات میں آپ کو بتادوں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے، تھینک یو، آپ کی بات آگئی، آپ کی بات آگئی، ہم آپ کے جذبات کی قدر کرتے ہیں۔ دیکھیں جب بھی آپ ظلم، فسطائیت اور ایک طاقتور حلقے کے خلاف کھڑے ہوتے ہیں تو پھر اس کے سوسائٹی کے اوپر کچھ اثرات مرتب ہوتے ہیں، میں امید کرتا ہوں کہ حکومت خیبر پختونخوا اس پہ کوئی آل پارٹیز کانفرنس کرے گی، یہ تمام پشتونوں کا مسئلہ ہے، پورے خیبر پختونخوا کے عوام کا مسئلہ ہے اور یہ پاکستان کا مسئلہ ہے، یہ ناسمجھ لوگ جو اپنے آپ کو بہت سمجھدار سمجھتے ہیں، جو ادارے ہیں، یہ اس ملک کو نہیں چلا سکتے، وقت نے یہ ثابت کیا کہ یہ فیل ہو چکے ہیں، اس پہ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ سب لوگوں کے تعاون سے حکومت میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پہ آل پارٹیز کانفرنس بلائے اور اگر حکومت نہیں بلاتی ہے تو Next week پھر ہم Decide کریں گے، پھر ہم ادھر صوبائی اسمبلی میں یہ آل پارٹیز کانفرنس کریں گے، پہلے ہم آپس میں ایک Understanding develop کریں گے، یہ اجلاس تو چل رہا ہے اور روز اس بات پہ ڈیبیٹ ہو رہی ہے۔

<u>جناب فضل الہیٰ</u>: کیا یہ ہمارا ملک نہیں ہے کہ میرے بچے وہاں پر مزدوری کریں؟ کیا یہ ہمارا ملک نہیں ہے؟ پاکستان سے اسلام آباد الگ ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: ہمارا ہی ملک ہے، ابھی آپ اسے آہستہ آہستہ اپنے ہاتھ میں لیں، ٹھیک ہے، تھینک یو، آپ بیٹھ

---

*بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

جائیں۔ ابھی میں یہ آئٹم چونکہ ایجنڈے پہ ہے، اس پہ گزشتہ تین چار دنوں سے بات چیت ہو رہی ہے، تمام لوگ اظہار رائے کر رہے ہیں، گورنمنٹ بھی اس پہ Respond کر رہی ہے، ہم بھی ان چیزوں کو دیکھ رہے ہیں، تو میں ابھی ایجنڈا آئٹم نمبر 4 لیتا ہوں جی، پھر اس کے بعد باقی باتیں کریں گے۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیاں مجریہ 2024 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: 'Consideration of the Bill': The Minister for Higher Education, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once. The honourable Minister for Higher Education, please.

Mr. Meena Khan Afridi (Minister for Higher Education): Thank you Mr. Speaker, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in clause 2 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

احمد کنڈی صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سر، امنڈمنٹ پیش کرنے سے پہلے میں ایک گزارش موقع ہے، HEC کا، تو میں چاہتا ہوں، ایک تو سر، آپ سے یہ گزارش ہو گی کہ جب اس طرح کے Important Bills آتے ہیں کیونکہ یہ ہائر ایجوکیشن ایک بڑا Important subject ہے، ہم چاہتے ہیں کہ ہم یہاں پہ کچھ انقلابی کام کریں اور کریڈٹ مینا خان صاحب اور ان کی حکومت کو جائے، تو تھوڑا سا ہمیں ٹائم دیا کریں، ہمیں انتخابی سیاست میں حلقوں کو بھی تھوڑا وقت دینا ہوتا ہے کیونکہ بل آ جاتے ہیں اور ان کو بندہ خود تھوڑا سا نہ دیکھے تو سپیکر صاحب، پھر وہ Productive چیز نہیں آ سکتی، تو تھوڑی سی میری گزارش ہے Next time آپ تھوڑا سا، جو نئے بل آئیں تو ان میں تھوڑی سی امنڈمنٹ آنی چاہیئے، تو اس میں زیادہ امنڈمنٹس تھیں، تو میں اس لئے کہتا ہوں کہ جو لمبی چوڑی امنڈمنٹ ہو تو اس میں ہمیں تھوڑا سا وقت دیا کریں، یہ میری گزارش ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں پانچ دن ہوئے ہیں اس بل کو ٹیبل ہوئے۔
جناب احمد کنڈی: سر، پانچ دن، اصل میں اوپر سے اے پی سی بھی چل رہی تھی، آپ کا یہ ڈی چوک والا وہ چل رہا تھا، اس پہ ڈسکشن چل رہی تھی، تو آپ سے میری گزارش ہے۔
جناب سپیکر: ٹھیک ہے ان شاء اللہ۔
جناب احمد کنڈی: دوسری میری گزارش HEC کے اپنے منسٹر صاحب سے یہ رہے گی کہ ہمارے انیس (19) وائس چانسلرز نہیں ہیں، مہربانی کر کے توجہ دیں اور چیف منسٹر صاحب نے ایک بہت بڑا اعلان کیا تھا سٹوڈنٹس یونین کا، مجھ جیسے سیاسی طالب علموں کے لئے وہ بڑا ایک خوش آئند نعرہ تھا اور ان کا جو انہوں نے اعلان کیا تھا کہ میں بحال کر رہا ہوں، تو اس امنڈمنٹ میں ہمیں سٹوڈنٹس یونین کہیں پہ نظر نہیں آ رہی، میری ان سے گزارش ہے کہ اگر سی ایم صاحب نے اور آپ سب نے مشاورت کی ہو سٹوڈنٹس یونین کی بحالی کے لئے، تو ہم اس ہاؤس سے آپ کو دوبارہ یہ یاد دہانی دلاتے ہیں کہ سندھ میں جمہوری لوگوں نے کوشش کر کے اس کو بحال کر دیا، ٹھیک ہے وہ اس طاقت سے شاید واپس ابھی تک نہیں آئے لیکن ہم آپ سے توقع کرتے ہیں کہ سٹوڈنٹس یونین کو اپنے علمی درسگاہوں میں بحال کیا جائے اور سی ایم صاحب نے جو اعلان کیا ہے، تو اس کو آپ Legislation کے Through عملی شکل دیں نہ کہ صرف نعروں کے Through۔ سر، میں ابھی امنڈمنٹ پیش کرتا ہوں۔

I beg to move that in clause 2, after the proposed clause (vi), the following new clause (vii) may be added namely,-

"(vii) 'University secretariat' means all the academic and administrative sections of the University,"

اس میں میری گزارش یہ ہے کہ اگر آپ یونیورسٹی سیکرٹریٹ کو ایک بنا لیں اور اس کے نیچے تمام اکیڈمک اور ایڈمنسٹریٹو سیکشنز کام کریں تو یہ میری گزارش ہے مینا خان صاحب سے، اگر اس کو Broader prospect میں دیکھ لیں کیونکہ یہ سیکرٹریٹ جس میں دونوں چیزیں شامل ہوں گی تو آپ کے لئے Helpful ہوگا، آپ کے لئے اچھا Positive feed back اس سے ملے گا اور علمی درسگاہوں کو اپنے معیار پہ لانے کے لئے بہتر کارکردگی ہوگی۔ شکریہ۔

جناب مینا خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو سر، معزز ممبر نے پہلے تو انیس (19) وائس چانسلرز کی بات کی، بالکل انیس (19) وائس چانسلرز بھی ہونے چاہئیں، تمام وائس چانسلرز ہونے چاہئیں، ایک بات میں بڑے تواتر سے کرتا آ رہا ہوں میڈیا کے اوپر بھی، ان کے سامنے بھی، گورنر صاحب کے سوال و جواب کے سلسلے میں، میڈیا کے اوپر بھی کہ ایک چیز اس ایکٹ کے اندر لکھی ہے، اگر آپ اسے پڑھ کر گئے ہو اور Read کیا ہو تو وہ یہ ہے کہ چانسلر، وائس چانسلر اور پرو وائس چانسلر کے اختیارات میں کوئی فرق نہیں ہے، جتنے اختیارات ایک وائس چانسلر کے ساتھ ہیں تو اس کی غیر موجودگی میں پرو وائس چانسلر کے ساتھ تمام اختیارات ہوتے ہیں اور اس وقت پوری چونتیس (34) یونیورسٹیز کے اندر پرو وائس چانسلرز ہیں، نمبر ایک۔ نمبر دو، Election Reforms Act, 2017 کے

آرٹیکل230کے اندر بڑاCategoricalلکھاہے کہ ایک کیئر ٹیکر گورنمنٹDecisionsلے سکتی ہے جو Day to day affairsان کو Dealکرے جوReversibleہو اور جس کےLong impactنہ ہو، اب ایک کیئر ٹیکر گورنمنٹ نے ایک پراسیس کیااور ساری چیزوں کو سبوتاژ کیا، کیبنٹ نے اس کوNull and viodکیا، پھر ہائی کورٹ میں گیا، اب وہ کیس سپریم کورٹ میں ہے، میں اس فلور کے اوپر بتانا چاہتا ہوں اور احمد بھائی کو بتانا چاہتا ہوں کہ 25 جولائی کو ہم نے ایک پراسیس سٹارٹ کیا، ہم نےAdvertizement دیایونیورسٹی وائس چانسلر کے لئے، 25اگست کو وہMatureہوا، اس کے اندرApplicationsآئیں لیکن چونکہ وائس چانسلرز صاحبان وہ کورٹ گئےاور وہاں پہ انہوں نے کیس کیا جو وہ وہاں پہ پڑاہوا ہے، تو اس لئے ہم آگے نہیں جاسکتے، ان شاء اللہ تعالیٰ جیسے ہی کورٹ سے آئے گا، ہم اگلے ایک ماہ کے اندر سارا پراسیس مکمل کر دیں گے۔ اچھا، اب آتے ہیں سٹوڈنٹس یونین کے اوپر، بالکل میں ایک سٹوڈنٹس لیڈر رہا ہوں اور اس ہاؤس کے اندر تقریباً زیادہ تر ہمارے ساتھی جو نئے ساتھی ہیں، ان میں زیادہ تر انصاف سٹوڈنٹس فیڈریشن سے آئے ہیں، سٹوڈنٹس لیڈر رہے ہیں، ہماری بھی یہ خواہش ہے، بلکہ میں آپ کو تاریخ وہ کروں کہ 2013 سے پہلے پاکستان تحریک انصاف کی نوجوانوں کے اوپر جس کا میں بھی حصہ تھاایک ٹاسک فورس بنی تھی اور اس ٹاسک فورس کے اندر ہم نےSuggestکیا تھا کہ ہم سٹوڈنٹس یونین کو بحال کریں گے، آج الحمد للہ اس منسٹری کا میں منسٹر ہوں جس کےUnderیہ سٹوڈنٹس یونین آتی ہیں، تو ان شاء اللہ تعالیٰ کنڈی صاحب، ہم اس ہاؤس سے متفقہ طور پہ وہ قانون سازی لائیں گے کہ ہم یونین کو بحال کریں گے اور اس کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ متعلقہ فورم میں سے ہم نمائندگی بھی دیں گے، سٹوڈنٹس یونین کےElected president کو، تو یہ ہم کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اور ان کے ساتھ مل بیٹھ کر ان شاء اللہ تعالیٰ متفقہ طور پہ کریں گے۔ سر، اب سیکر ٹریٹ پہ جو انہوں نے امنڈمنٹ لے کر آئے ہیں، اس کے اندر یہ کہتے ہیں کہ ایک سیکر ٹریٹ ہونا چاہیئے جو کہ ایڈمنسٹریٹو اور اکیڈمک کا جو وہ ہے، تو یونیورسٹی کے اندر ایک ایڈمنسٹریٹو سائڈ ہوتی ہے، ایک اکیڈمک سائڈ ہوتی ہے، تو پوری یونیورسٹی ایڈمنسٹریٹو اور اکیڈمک کے اوپر مشتمل ہوتی ہے، تو اگر اس طرح ہم ساری یونیورسٹیز کو سیکر ٹریٹ کا درجہ دیں تو میرے خیال میں وہ اس طرح نہیں ہوگا، تو کنڈی صاحب سے میری ریکویسٹ ہو گی کہ جس طرح اس وقت چل رہا ہے، ایک توVCکےUnderایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹس ہوتے ہیں وہ اسی طرح رہیں اور جو اکیڈمک ہیں وہ اسی طرح رہیں، تو میرے خیال میں اچھا رہے گا، ریکویسٹ ہے کہ اس کو یہWithdrawکریں۔

Mr. Ahmad Kundi: Withdrawn, Sir.

Mr. Speaker: Now, the question before the House is that the original clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original clause 2 stands part of the Bill. Clauses 3 to 5 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 3 to 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 3 to 5 may stand part of the Bill?

Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 3 to 5 stand part of the Bill. First Amendment in Clause 6 of the Bill: Mian Muhammad Umar, MPA, to please move his amendment in clause 6 of the Bill. Mian Muhammad Umar, MPA, please.

میاں محمد عمر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ تھینک یو مسٹر سپیکر، یہ میری، جلال خان اور مشتاق غنی صاحب کی ایک ہی امنڈمنٹ ہے۔

I wish to move that in clause 6, in sub clause (c), in the existing sub section (6), after the word 'government', the words "which shall also be extended to the current incumbent" may be added.

جناب سپیکر: یہ تینوں کی ایک جیسی ہے؟

میاں محمد عمر: جی تینوں کی ایک جیسی ہے۔

جناب سپیکر: وہ دونوں ایم پی ایز نہیں ہیں تو چلیں ٹھیک ہے بس۔

میاں محمد عمر: بس ٹھیک ہے، ایک ہی ہے سر۔

جناب سپیکر: وہی ہے ناں، تو ویسے بھی دونوں اگر نہیں ہیں تو وہ Lapse ہو جائے گی، تو یہ Consideration میں آ جائے گی۔ جی آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب مینا خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): ٹھیک ہے سر، اگر انہوں نے کہا ہے تو پھر Agree کرتے ہیں، Incumbent بھی چار سال کے لئے آ جائے تو کوئی ایشو نہیں ہے، ایک سال مزید ان کو مل جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا جی۔

The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the amendment stands part of the Bill. Second Amendment in Clause 6 of the Bill: Mr. Jalal Khan, MPA, to please move his amendment in clause 6 of the Bill. Mr. Jalal Khan, MPA, please. (Not present) dropped. Third Amendment in Clause 6 of the Bill: Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, MPA, to please move his amendment in clause 6 of the Bill. Mr. Mushtaq Ahmad Ghani Sahib, MPA, please, (not present) dropped. Fourth Amendment in Clause 6 of the Bill: Arbab Muhammad Usman Khan, MPA, to please move his amendment in clause 6 of the Bill. Arbab Muhammad Usman Khan, MPA, please. (Not present) dropped. Now, the question before the House is that the amended clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amended clause 6 stands part of the Bill. Clause 7 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; clause 7 stands part of the Bill. First Amendment in Clause 8 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move amendment in clause 8 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

جناب احمد کنڈی: سر، یہ کلاز 8 میں جو فرسٹ امنڈمنٹ ہے تو یہ Withdraw ہو جائے گی کیونکہ یہ یونیورسٹی سیکرٹریٹ کے ساتھ Attach ہے، تو That is withdrawn also.

جناب سپیکر: اچھا، یہ Withdrawn ہو گئی۔

Second Amendment in Clause 8 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his second amendment in clause 8 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

Mr. Ahmad Kundi: I beg to move that in clause 8, in the proposed section 13, in sub clause (2), after the words "amongst the" the words "three senior most" may be inserted.

سر، اس میں گزارش یہ ہے کہ جب چانسلر رجسٹرار کی پوزیشن کے لئے اپوائنمنٹ کرے گا، میں نے اس میں ایک تجویز دی ہے کہ Three senior most جو ایڈمنسٹریٹو کے ہوں گے تو ان میں سے آپ چنیں تاکہ کوئی Criteria ہو، صرف یہ نہیں کہ ایڈمنسٹریٹو میں سے چنیں، نہیں Three senior most میں سے جو اس کو بہتر لگے۔

Mr. Speaker: Ji, honorable Minister.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ٹھیک ہے سر، .Agreed بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the amendment stands part of the Bill. Third Amendment in Clause 8 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his third amendment in clause 8 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

Mr. Ahmad Kundi: Thank you, Sir. I beg to move that in clause 8, in the proposed section 13, in sub clause (2), after the words "may post" the word 'a' and after the words "Administrative cadre" the words "not below the rank of BPS-19" may be inserted.

سر، اس میں انہوں نے وائس چانسلر کو اختیار دیا ہے کہ وہ ایڈمنسٹریٹیو کیڈر سے بھی رجسٹرار کو لے سکتا ہے اگر وہ Available نہ ہو، تو میں نے اس کو Lock کیا ہے کہ ایڈمنسٹریٹیو کیڈر میں سے آپ کا BPS-19 کا کم از کم ہونا چاہیئے تب جا کر اس کو وہ اپوائنٹ کریں، چونکہ As a registrar یہ بڑی Important position ہے تو یہ میری ان سے امنڈمنٹ کی گزارش ہے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Higher Education.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ٹھیک ہے سر، Agreed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the amendment stands part of the Bill. Fourth Amendment in Clause 8 of the Bill: Ms. Rehana Ismail and Mr. Anwar Khan, MPAs, to please move their joint amendment in clause 8 of the Bill. Ms. Rehana Ismail and Mr. Anwar Khan, MPAs, please.

Ms. Rehana Ismail: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in the proposed clause 8, in sub clause (2) of section 13, the following may be substituted, namely:

"(2) The Registrar shall be posted by the Chancellor from amongst the administrative officers of the University:

Provided that the Registrar shall not be posted for a period of more than three years."

جناب سپیکر: جی انور خان۔

Mr. Anwar Khan: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in the proposed clause 8, in sub clause (2) of section 13, the following may be substituted, namely:

"(2) The Registrar shall be posted by the Chancellor from amongst the administrative officer of the University:

Provided that the Registrar shall not be posted for a period of more than three years."

Mr. Speaker: Honourable Minister.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، جو ہم امنڈمنٹ لے کر آئے ہیں، اس کے اندر یہ ہے کہ چانسلر صاحب وہ یونیورسٹی کے ایڈمنسٹریٹیو کیڈر کے جو لوگ ہیں، ان میں سے لیکن ابھی جو انہوں نے امنڈمنٹ پیش کی ہے تو اس کے اندر پھر یہ آئے گا کہ Three senior most میں سے Not below the rank of BPS-19 or above وہ اس میں سے ہم کریں گے، تو وہ اگر Available ہے یونیورسٹی کے اندر، تو اس میں سے ہم رجسٹرار کو اپوائنٹ کریں گے، اگر وہاں پہ Availability نہیں ہے تو پھر Proviso جو ہم نے ڈالی ہے، تو وہ Original جو امنڈمنٹس ہیں پھر ہم سول سرونٹس میں سے رجسٹرار ان میں سے لگائیں گے اور Majority of

universitiesایسی ہیں کہ جہاں پہ اس وقت ہمارے ٹیچنگ کیڈر کے لوگ رجسٹرار کی پوسٹ پہ بیٹھے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے یونیورسٹی کے بہت سے معاملات کے اوپر اثر پڑتا ہے، تو اس لئے میں ان کو ریکویسٹ کروں گا کہ یہ اپنی امنڈمنٹ واپس لے لیں۔

جناب سپیکر: یہ سول سرونٹس کو کیوں آپ لگانا چاہتے ہیں یونیورسٹیز میں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، سول سرونٹ کا یہ ہے کہ ایڈمنسٹریٹیو کیڈر کی Priority No. 1 میں یہ ہے کہ ایڈمنسٹریٹیو کیڈر کے اپنی ہی یونیورسٹی کے لوگ ہوں گے، اگر Available نہیں ہیں تو پھر ٹیچنگ کیڈر کے میجارٹی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، تو اس کی جگہ ہم پراونشل گورنمنٹ کے اپنے لگائیں گے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب، یہ دیکھ لیں، کل ایسا نہ ہو کہ یہ پریکٹس ہی نہ بن جائے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ ایکٹ کے اندر بڑا Categorically لکھا ہوا ہے، جو امنڈمنٹس ہیں کہ Priority number first وہ ہے، پھر اگر نہیں ہیں تو پھر یہاں پہ آئے گا۔

جناب سپیکر: محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب سپیکر، میں سمجھتی ہوں کہ آپ نے جو Provision ڈالی ہے سول سرونٹس کی تو یہ میرے خیال میں خرابی کا باعث بنے گی کیونکہ یونیورسٹی میں Already اتنے لوگ ایڈمنسٹریٹیو سائڈ پہ ہیں تو وہ اپنے کام کو صحیح طرح سے کر سکتے ہیں، تو آپ نے یہ Provision ڈالی ہے تو پھر ہر دوسرا بندہ سی ایم ہاؤس پہنچا ہو گا کہ مجھے رجسٹرار لگا دیں، تو یہ آپ اور کھچڑی بنا رہے ہیں یونیورسٹی کی، تو آپ یہ صحیح نہیں کریں گے، اس میں اور مداخلت ہو گی، سیاسی لوگ آئیں گے، تو یہ Autonomous body کو آپ کس طرف لے کر جا رہے ہیں؟ تو جناب میری ریکویسٹ ہے کہ آپ سول سرونٹس کی یہ Provision ہٹا دیں۔

جناب سپیکر: انور خان، آپ نے اس پہ کوئی Comment کرنا ہے؟

جناب محمد انور خان: تھینک یو سپیکر صاحب، چونکہ میں HED (Higher Education Department) کی سٹینڈنگ کمیٹی کا چیئرمین بھی ہوں اور منسٹر صاحب کے ساتھ میری بات بھی ہوئی تھی۔ سر، یہ Purely میری Consent ہے کہ یونیورسٹی کا ایک ماحول ہوتا ہے اور یونیورسٹی میں جو لوگ ہوتے ہیں، ان کا ایک تجربہ ہوتا ہے یونیورسٹی کا پورا سسٹم چلانے کے لئے، پورا ایڈمنسٹریٹو سسٹم ہے، اس سے وہ باخبر ہوتے ہیں، اگر ہم سول سرونٹس کو یونیورسٹی کے اندر ڈالیں گے تو Already ہمارے اتنے سول سرونٹس سرپلس ہیں کہ ان کو پھر یونیورسٹی کا بہترین آپشن اس کے پاس موجود ہو گا، تو پھر ایک پنڈورا باکس کھل جائے گا، تو منسٹر صاحب سے میری یہ ریکویسٹ ہو گی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آنریبل منسٹر صاحب، آپ کیا Comment کرتے ہیں جی؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، جیسے Propose ہوا ہے کہ BPS-19 and above اب کوئی بھی سول سرونٹ نہیں چاہے گا کہ وہ اسپیشل سیکرٹری بن سکتا ہے، ایڈیشنل سیکرٹری بن سکتا ہے یا سیکرٹری بن سکتا ہے BPS 20 کے

اندر اور وہ کسی یونیورسٹی کا رجسٹرار بنے۔ سر، اگر یہ پورے طریقے سے اس عبارت کو پڑھ لیں تو عبارت کے اندر بڑا Categorical لکھا ہوا ہے کہ چانسلر Three senior most administrative officers میں سے جو کہ وائس چانسلر بھیجے گا Through summary تو اس میں سے اپوائنٹ کرے گا۔ اب اگر ایک یونیورسٹی کے اندر BPS-19 and above کا آفیسر نہیں ہے اور آپ ایک ذمہ دار سیٹ کو کسی BPS-18 or 17 یا کسی اور کو دیں یا ٹیچنگ کیڈر کو دیں تو اس سے میرے خیال میں یونیورسٹی کے معاملات ٹھیک نہیں بلکہ خراب ہوں گے، تو سر، یہ Priority ہے۔

جناب سپیکر: انور خان صاحب، آپ امنڈمنٹ واپس لیتے ہیں یا میں ووٹ پہ ڈال دوں؟ آپ Withdraw کرتے ہیں یا Voting پہ؟ میڈم تو نہیں مانتی۔

جناب محمد انور خان: میں تو Withdrawn کروں گا کیونکہ میں تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے Withdraw کر لی مگر محترمہ! آپ نہیں کر رہی ہیں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب، ہمارے چیئرمین صاحب جب کہہ رہے ہیں، وہ ہائر ایجوکیشن کے چیئرمین بھی ہیں تو اس کی بات کو آپ لوگوں کو Consider کرنا چاہیئے اور۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس انہوں نے Withdraw کر لی، بس اب اور ڈسکشن ختم ہو گئی۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: چلیں ٹھیک ہے۔

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر، میں مینا خان کی بات سے Agree کرتا ہوں، اگر اب ہمارے پاس اس معیار کے یا اس کیٹیگری میں ایڈمنسٹریٹو میں نہیں ہیں، ان Three senior most میں، تو ہمیں چاہیئے کہ ہم کیوں نہ لے جائیں وہاں سے جب سے University Autonomous Act آیا ہوا ہے، یہ تو انہوں نے بالکل بادشاہوں والی عادات لی ہوئی ہے، تو میں اس امنڈمنٹ کو سپورٹ کرتا ہوں اور میڈم سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ Withdraw کر لیں۔

جناب سپیکر: ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب، جب آپ سب کی ریکویسٹ ہے تو میں اس کو سر آنکھوں پہ رکھتی ہوں لیکن ہماری نیک نیتی کو بھی دیکھا جائے کہ ہم بھی چیزوں کو Streamline پہ لے کر آنا چاہتے ہیں کہ وہاں پر سیاسی مداخلت نہ ہو، تو اس میں ہماری نیک نیتی تھی، اگر اسی طرح ہے کہ وہ نام یونیورسٹی سے جائیں گے، یہ دوسرا Option استعمال کم ہوگا تو پھر تو ٹھیک ہے جی، تھینک یو، Withdraw کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: اب یہ پتہ نہیں کہ کل کیا ہوگا؟ مگر اس وقت آپ امنڈمنٹ Withdraw کر رہی ہیں یا نہیں؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: ٹھیک ہے، Withdraw کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Okay, withdrawn. Fifth Amendment in Clause 8 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his fifth amendment in clause 8 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

Mr. Ahmad Kundi: Thank you, Sir. I beg to move that in clause 8, in the proposed section 13, in sub clause (3), in paragraph (b), after the word and comma ‘agreements,’ the word ‘MoU’ may be inserted and then after the word ‘University’ the words “in accordance with the relevant provisions of the Act, statutes, rules and regulations made there under may be added.

سر، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ یہ ’MoU‘ کا لفظ بھی اس ایگریمنٹ میں ڈالیں کیونکہ اکثر یونیورسٹیز کے MoUs بھی ہوتے ہیں، تو اس میں یہ بھی ڈالا جائے۔ تھینک یو سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment stands part of the Bill. Sixth Amendment in Clause 8 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his sixth amendment in clause 8 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA. please.

Mr. Ahmad Kundi: Thank you Sir, I beg to move that in clause 8, in the proposed section 13, in sub clause (3), in paragraph (e), after the word ‘bodies’ the comma and word ‘, Board’ may be inserted.

کیونکہ اکثر یونیورسٹیوں میں بورڈز بھی ہوتے ہیں، تو اس لئے میں چاہ رہا ہوں کہ اس میں Board کا لفظ بھی Add کر لیں تو یہ Comprehensive اور Holistic ہو جائے گا۔ شکریہ۔

Minister For Higher Education: Yes, agreed Sir.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the amendment stands part of the Bill. Seventh Amendment in Clause 8 of the Bill: Arbab Muhammad Usman Khan, MPA, to please move his amendment in clause 8 of the Bill. Arbab Muhammad Usman Khan, MPA, please. (Not present) dropped. Now, the question before the House is that the amended clause 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the amended clause 8 stands part of the Bill. Amendment in Clause 9 of the Bill: Ms. Rehana Ismail and Mr. Anwar Khan, MPAs, to please move their joint amendment in clause 9 of the Bill. Ms. Rehana Ismail and Mr. Anwar Khan, MPA, please.

Ms. Rehana Ismail: Thank you, I move that clause 9 may be deleted.

جناب سپیکر: کلاز 9 ہے کیا؟ کہ Clause 9 may be deleted، انور خان، آپ بھی پڑھ لیں۔

جناب محمد انور خان: سر، میں اپنی Amendment withdraw کرتا ہوں۔
جناب سپیکر: آپ Withdraw کرتے ہیں؟ اب ریحانہ اسماعیل صاحبہ کی رہ گئی، جی آنریبل منسٹر۔
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تھینک یو سر۔ یہ کلاز 9 کے اندر جو ایکٹ کا Section 14 sub section (4), جو اس کے اندر لکھا ہوا ہے کہ The syndicate may on advice of the Vice Chancellor terminate the appointment of the treasurer on ground of allegation of gross misconduct, inefficiency, corruption and all these things. تو سر، 'Anomalies' ہیں، یہ Already statute کے اندر اس چیز کو Cover کیا گیا ہے اور Statute وہ Power دیتی ہے سینڈیکیٹ کو کہ وہ ان تمام گراؤنڈز کے اوپر ایکشن لے سکتے ہیں کسی بھی آفیسر یا بندے کو جو یونیورسٹی کے اندر ہے، تو اس لئے یہ ضرورت نہیں ہے کہ ہم ایکٹ کے اندر اس کو کریں، اس لئے ہم اس کو Delete کر دیتے ہیں۔ تو سر، اس کا اس کے اوپر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔
جناب سپیکر: جی ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔
محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب، جب گورنمنٹ نہیں مان رہی ہے تو ہم کیا کہہ سکتے ہیں؟ ٹھیک ہے، دیکھیں اس میں جو یہ Marking میں نے Delete کی ہے، آپ نے اس سیکشن کو Delete کیا ہے، دوبارہ میں نے آپ والے کے Delete کا کہا ہے، اس میں Treasurer ہے، Controller of Examinations ہے، آگے بھی، یہ آڈیٹر ہے، یہ تمام کو آپ نے۔۔۔۔
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میڈم، یہ جو سارے ہیں، یہ سینڈیکیٹ کی Powers کی آپ بات کر رہی ہیں کہ سینڈیکیٹ کے پاس Power ہوتی ہے کہ اگر کوئی Misconduct کرتا ہے یا کوئی Irregularities ہوتی ہیں تو سینڈیکیٹ کے پاس Power ہوتی ہے کہ وہ اس کے خلاف ایکشن لے، یہ ایکٹ کے اندر موجود تھا، ہم نے اس لئے Delete کیا کیونکہ یہ Already statute میں ہے اور یونیورسٹیز کی اپنی Statutes ہوتی ہیں، اس کے اندر موجود ہے، تو یہ Power already سینڈیکیٹ کے پاس ہے، ہم لے نہیں رہے ہیں، اس لئے ہم کہہ رہے ہیں کہ ایکٹ سے Delete ہو جائے اور Statute کے اندر رہے۔
محترمہ ریحانہ اسماعیل: ٹھیک ہے جی، ایک مطلب یہ ایکٹ سر۔۔۔۔
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ جتنی آپ نے کی ہیں 9، 10 اور 11، تو یہ نہیں ہیں سر۔
محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب، پھر تو میری یہ 11 تک Deleted ہیں تو آپ ایک ساتھ لے رہے ہیں۔
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ہاں میڈم۔
محترمہ ریحانہ اسماعیل: میں الگ الگ کروں گی۔
جناب سپیکر: جی۔
محترمہ ریحانہ اسماعیل: یہ میری آگے بھی کلازز میں Deleted ہیں۔

جناب سپیکر: وہ مجھے پڑھنے دیں ناں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: وہ تو آپ نے Withdraw کر لی ہے۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: ٹھیک ہے جی، Withdrawn.

Mr. Speaker: Now, the question before the House is that the original clause 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the original clause 9 stands part of the Bill. Amendment in Clause 10 of the Bill: Ms. Rehana Ismail and Mr. Anwar Khan, MPAs, to please move their joint amendment in clause 10 of the Bill. Ms. Rehana Ismail and Mr. Anwar Khan, MPAs, please.

Ms. Rehana Ismail: I move that the clause 10 may be deleted.

Mr. Anwar Khan: Withdrawn.

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

Now, the question before the House is that the original clause 10 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the original clause 10 stands part of the Bill. Amendment in Clause 11 of the Bill: Ms. Rehana Ismail and Mr. Anwar Khan, MPAs, to please move their joint amendment in clause 11 of the Bill. Ms. Rehana Ismail and Mr. Anwar Khan, MPAs, please.

Ms. Rehana Ismail: I beg to move that clause 11 may be deleted.

جناب محمد انور خان: سر، میں اپنی امنڈمنٹ Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میڈم، آپ بھی Withdraw کرتی ہیں؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: Now, the question before the House is that the original clause 11 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the original clause 11 stands part of the Bill. Amendment in Clause 12 of the Bill: Ms. Rehana Ismail and Mr. Anwar Khan, MPAs, to please move their joint amendment in clause 12 of the Bill. Ms. Rehana Ismail and Mr. Anwar Khan MPAs, please.

Ms. Rehana Ismail: I beg to move that clause 12 may be deleted and the remaining clauses may be re-numbered accordingly.

جناب سپیکر: جی انور خان۔

جناب انور خان: ٹھیک ہے سر، Withdraw کرتا ہوں۔
جناب سپیکر: ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔
محترمہ ریحانہ اسماعیل: ویسے منسٹر صاحب، یہ اس میں بھی ہونا چاہیئے کوئی حرج تو نہیں تھا لیکن انہوں نے کہا ہے کہ سینڈیکیٹ میں ہے تو ٹھیک ہے اگر وہ Cover کرتے ہیں تو صحیح ہے۔
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں، اس میں تھوڑی Complications ہیں، یہ اس سے تھوڑا Different ہے، یہ اس سے تھوڑا Change ہے۔ سر، اس کے اندر ہم نے 16A کی نئی کلاز متعارف کرائی ہے اور یونیورسٹیز کے اندر جو ہمارے Financial issues چل رہے ہیں تو اس کے اوپر بڑے Questions marks آتے رہے ہیں کیونکہ وہاں پہ وہ ایک Internal audit کا جو Concept ہے وہ نہیں تھا، تو وہ ایک آڈٹ کا جو Concept ہے وہ ہم لے کر آئے ہیں اور وہ ہم نے متعارف کرایا ہے، تو میرے خیال میں یہ خوش آئند ہے اور اس کو Appreciate کرنا چاہیئے کہ ہم یونیورسٹیز کے اندر آڈٹ کریں گے جس سے ان کی Financial health بہتری کی طرف جائے گی۔
جناب سپیکر: جی، ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔
محترمہ ریحانہ اسماعیل: ٹھیک ہے جی، تھینک یو، ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Now, the question before the House is that the original clause 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the original clause 12 stands part of the Bill. Clause 13 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 13 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 13 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; clause 13 stands part of the Bill. Amendment in Clause 14 of the Bill: Mr. Hameed-ur-Rehman, MPA, to please move his amendment in clause 14 of the Bill. Mr. Hameed-ur-Rehman, MPA, please.

Mr Hameed-ur-Rehman: I wish to move that in clause 14, in sub clause (a), the proposed paragraph (v) and (vi) may be deleted and the remaining paragraph may be re-numbered accordingly.

سر، اس میں گزارش یہ ہے کہ جو مختلف کیڈر کا سٹاف ہے تو اس کی Participation مبہم رکھی گئی تھی، تو میری گزارش ہے کہ جو Previous ہے اس کو Retain رکھا جائے۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، بالکل آنریبل ممبر صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں، ہم نے Proposed کیا تھا کہ لیکچرار اور اسسٹنٹ پروفیسرز میں سے سینڈیکیٹ میں ایک الیکٹڈ نمائندہ آئے گا اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز میں ایک آئے گا

لیکن یہ چاہ رہے ہیں کہ ہر کیٹیگری میں سے ایک ایک آئے اور چار بندے آئے، لیکچرار میں اپناElectedآئے، اسسٹنٹ میں اپنا آئے، ایسو سی ایٹ میں سے اپنا آئے اور پروفیسرز میں جیسا پہلے تھا، تو ٹھیک ہے سر، Agree کرتے ہیں، ویسے ہی رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ سیڈیکیٹ کی بات ہو رہی ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر، سینڈیکیٹ کی بات ہے۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب، اس میںPublic representationبھی ہے۔

جناب اکبر ایوب خان: سر، میں اس پہ بات کرنا چاہ رہا تھا۔

جناب سپیکر: جناب اکبر ایوب خان صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان: سر، میں یہی بات آنریبل منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرنا چاہ رہا تھا کہ سینڈیکیٹ میں جس طرح سینیٹ میں بھی Public representation ہے، ہاؤس کے ممبرز ہیں، اس طرح سینڈیکیٹ میں بھی Representation دیں تو مہربانی ہوگی، ایک Strong ادارہ ہے، اس کے اندر ہمیں پتہ ہونا چاہیئے، ابھی اس طرح میں ہری پور یونیورسٹی کی مثال دوں گا کہ بارہ ہزار سٹوڈنٹس ہیں تو میںBeing a local MPA مجھے اس کے معاملات میں میرا حق بنتا ہے کہ میں ان بچوں کی ادھرRepresentationبھی کرتا ہوں اس حلقے میں، تو مجھے اس سینڈیکیٹ کا ممبر ہونا چاہیئے، تو میری منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ اس کے اوپر اگر یہ نظر ثانی کریں۔

جناب سپیکر: ہمایون خان، اسی پہ بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب ہمایون خان (معاون خصوصی جیل خانہ جات): سر، اس طرح ہے کہ VCچیئر کرتا ہے تو یہ غلط ہے۔

جناب اکبر ایوب خان: چھوڑ دیں خیر ہے، ہمایون خان، چھوڑ دیں خیر ہے۔

جناب سپیکر: خیر ہے، دیکھیں اس بات کو چھوڑ دیں۔

معاون خصوصی برائے جیل خانہ جات: نه نه، وائی چې هغه بنائسته به چیئر کوی، بده خبره ده کنه، هغه د پریویلج خلاف دی۔

جناب سپیکر: ہمایون خان، یہ ایک Different وہ ہے، جب یونیورسٹی کا قانون پاس ہو جاتا ہے تو یونیورسٹی ہمیں ریکویسٹ بھیجتی ہے کہ آپ ایک ممبرNominateکر دیں، ہم ایک ممبر کو یہاں سےNominateکرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ Concerned Member ہو تاکہ وہ ان معاملات کو دیکھ سکیں۔ دیکھیں، یہ پبلک کی Representation بہت ضروری ہے اور پبلک کیRepresentation کیا ہوتی ہے؟ پورے چھ لاکھ آدمی اٹھ کر تو نہیں جا سکتے، صرف ان کا نمائندہ اٹھ کر کہیں جائے گا، اس چیز کوWitnessکرے گا۔

معاون خصوصی برائے جیل خانہ جات: چانسلر چیئر کرتا ہے ناں اور اس سنڈیکیٹ کو وائس چانسلر چیئر کرتا ہے، اس لئے میں کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کو ہمCo-chairبھی کر سکتے ہیں، کوئی ایسی بات نہیں، ہم اسےCo-chairکر سکتے ہیں۔

معاون خصوصی برائے جیلخانہ جات: ہاں ہاں، ٹھیک ہے جی۔
جناب سپیکر: اس پہ سر، آپ روشنی ڈالیں تو پھر ہم آنریبل منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ اس کو Re-phrase کرلیں گے جی۔ خلیق الرحمان صاحب کا مائیک On کریں۔
جناب خلیق الرحمان (وزیر برائے محاصل وآبکاری): سپیکر صاحب، میری یہ ریکویسٹ ہوگی کہ اگر یہ امنڈمنٹ اس میں بعد میں آجائے، ابھی موجودہ جو امنڈمنٹس ہیں، ان کو اس کے ساتھ Club نہ کیا جائے، اس پر الگ سے تھوڑا سا Consultation کرلیں گے اور ہماری حکومت بھی آپس میں Consultation کرلے گی۔
جناب سپیکر: یہ بات Concerned honourable Minister میرے ساتھ کریں۔
وزیر برائے محاصل وآبکاری: ان کی طرف سے نہیں ہے، یہ میری اپنی ایک Suggestion ہے، میرا یہ خیال ہے کہ اس کا پھر کیونکہ یہ ہماری حکومت میں ہم ہی یہ جو امنڈمنٹس لے کر آئے تھے، اب دوبارہ وہ امنڈمنٹس ہم چینج کرنے جارہے ہیں تو اس میں تھوڑی سی Consultation ہونی چاہیئے اور پھر بعد میں دوبارہ کرلیں گے۔
Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Higher Education.
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، آنریبل ممبر نے جیسے کہا ہے کہ اگر آپ موقع دیں اور کہیں کہ ہم اس کے اوپر تھوڑی Consultation کریں کیونکہ یہ اس سے پہلے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر رہے ہیں اور یہ جو ایکٹ کے اندر ہے، یہ ہماری گورنمنٹ نے شاید اس کے اندر امنڈمنٹس کی تھیں تو شاید اس کے اندر کوئی حکمت ہوگی، اس لئے کی تھی، تو اگر Consultation کا موقع دیں اور Next پھر امنڈمنٹ ہم لائیں اس کے اندر تو بہتر ہوگا۔
جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، اکبر ایوب خان۔
جناب اکبر ایوب خان: ٹھیک ہے سر۔
جناب سپیکر: اچھا، تو حمید الرحمان صاحب کی امنڈمنٹ تو آپ نے Accept کرلی ہے۔
The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; amendment stands part of Bill.

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ یہ تو ہوگئی ناں جی، چودہ تو ہوگئی ناں۔
Second Amendment in Clause 14 of the Bill: Ms. Rehana Ismail and Mr. Anwar Khan, MPAs, to please move their joint amendment in clause 14 of the Bill. Ms. Rehana Ismail and Mr. Anwar Khan, MPAs, please.
Ms. Rehana Ismail: I move that in clause 14, in clause (a), for clause (vii), the following may be substituted, namely: "(vii) clause (j) shall be deleted; and

جناب سپیکر: یہ کلاز 7 ہے ناں، جی انور خان۔

جناب محمد انور خان: تھینک یو جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ اس امنڈمنٹ کو تھوڑا سا Explain کریں کیونکہ فیکلٹی ممبران اور جو ٹیچنگ کیڈر کے ہوتے ہیں، اس کا ایک تناسب ہائر ایجوکیشن کمیشن نے پہلے سے Define کیا ہوا ہے، اگر اس کے تناسب میں تھوڑا سا منسٹر صاحب بتائیں کیونکہ ان کی متناسب نمائندگی سے سینڈیکیٹ میں جو ان کی نمائندگی ہوتی ہے، اس پہ بہتر اثر پڑے گا، تو منسٹر صاحب پلیز۔

Mr. Speaker: Honourable Minster for Higher Education.

جناب مینا خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، یہ آپ اگر اس کو ذرا Explain کر دیں کہ یہ چاہتے کیا ہیں؟

جناب سپیکر: آپ چاہتے کیا ہیں؟ اردو زبان میں Explain کر دیں۔

جناب محمد انور خان: سر، ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو فیکلٹی ممبرز ہوتے ہیں اور جو ٹیچنگ کیڈر ہوتا ہے، اس کا تناسب یہاں پہ 1 and 1.5 ہے۔

جناب سپیکر: فیکلٹی اور ٹیچنگ تو ایک بات ہو گی ناں، آپ یہ چاہتے ہیں کہ جو Administrative end پہ لوگ ہیں اور جو فیکلٹی کے لوگ ہیں، ان کا تناسب برابر ہونا چاہیئے؟

جناب محمد انور خان: جی، ان کا تناسب برابر ہونا چاہیئے۔

Mr. Speaker: Ji, Minister for Higher Education.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: امنڈمنٹ جو ہے، ایک منٹ۔

جناب سپیکر: یہی بات ہو گی ناں ریحانہ اسماعیل صاحبہ؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں نہیں سر، یہ اس کے اندر نہیں ہے سر، یہ کلاز 7 کے اندر ہے Original amendment میں Clause (j) and (p) shall be deleted ہیں۔

جناب سپیکر: ادھر ذرا مجھے بھی دکھائیں ناں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ جو Original amendment اس کے اندر ہے کہ Clause (j) and (p) shall be deleted، ان کا آیا ہوا ہے کہ (J) shall be deleted، یہ (J) کے اندر لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: (j) کو تو آپ نے Delete کیا ہوا ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ہاں، ہم نے یہ Delete کیا ہوا ہے، یہ کہہ رہے ہیں کہ صرف (j) ہو اور (p) نہ ہو۔

جناب سپیکر: یہ Original Bill کدھر ہے؟ مجھے ذرا Original دکھائیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ (p) رہے، یہ Original ہے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، اس سے پہلے والی جو ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس کو جنہوں نے لکھوایا ہے وہ نہیں آئے ہیں، یہ Original ہے سر، میں سمجھا تا ہوں آپ کو Original۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پہ مجھے وہ نہیں ہو رہا، ذرا مجھے Kindly اس پر سمجھا دیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں آپ کو سمجھاتا ہوں، یہ جو Original amendment ہے، اس میں سے نہیں یہ کچھ اور اس کے اندر کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تو بڑی زیادتی ہے، یہ تو پہلے سے Delete کر دی ہے آپ نے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ اس میں سے نہیں، یہ اس میں کچھ اور کرنا چاہ رہے ہیں، Original جو امنڈمنٹ ہے سر، اس کو ذرا سمجھیں، Original amendment کے اندر یہ چاہتے ہیں کہ جو کلاز 7 کے اندر Original جو امنڈمنٹ لکھی ہوئی ہے کہ (j) and (p) shall be deleted یہ چاہتے ہیں کہ صرف (j) delete ہو اور (p) delete نہ ہو۔

جناب سپیکر: اسی طرح ہے انور خان؟

جناب محمد انور خان: جی ہاں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ہاں، Yes Sir اور (p) کیا ہے؟ (p) ہے سر، Two university administrative officers to be elected from amongst all the administrative officers in the prescribed manner. سر، یہ ہم نے Already چار ایڈمنسٹریٹو آفیسرز کو نمائندگی دی ہے اسی امنڈمنٹ کے اندر ہم نے دو فیکلٹیز کو نمائندگی دی تھی لیکن حمید الرحمان کی Proposed amendment کے بعد وہ بھی چار ہو گئے، لیکچرار، اسسٹنٹ ایسوسی ایٹ اینڈ پروفیسر، تو سر، یہ پورے ہو گئے، یہ تو جو لکھے تھے Sir, this was anomaly again، تو سر، اس لئے ہم اس کو Delete کر رہے ہیں، (p) کو بھی Delete کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یعنی آپ کہتے ہیں کہ ابھی یہ چار چار برابر ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ Anomaly ہے اور اس Anomaly کو ہم Delete کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی انور خان۔

جناب محمد انور خان: جی بس ٹھیک ہے، منسٹر صاحب کے ساتھ Agree کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب، ہمیں سمجھ نہیں آرہی، منسٹر صاحب گھما پھرا کر اپنی بات پہ لے آتے ہیں، ٹھیک ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، آپ سمجھیں، دیکھیں بغیر سمجھے آپ۔۔۔۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی ٹھیک ہے، بس Withdraw کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، Withdraw ہو گئی۔

Third Amendment in Clause 14 of the Bill: Mr. Hameed-ur-Rehman, MPA, to please move his second amendment in clause 14 of the Bill. Mr. Hameed-ur-Rehman, MPA, please.

Mr. Hameed-ur-Rehman: Thank you Mr. Speaker, I wish to move that in clause 14, in sub clause (b), in sub section (5), the words "taken by the majority of votes" may be substituted with the words "opposed by one third of the votes".
Mr. Speaker: Honourable Minister for Higher Education.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ٹھیک ہے، Agreed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; amendment stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amended clause 14 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the amended clause 14 stands part of the Bill. Clause 15 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 15 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 15 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; clause 15 stands part of the Bill. Amendment in Clause 16 of the Bill. Ms. Rehana Ismail and Mr Anwar Khan, MPAs, to please move their joint amendment in clause 16 of the Bill. Ms. Rehana Ismail and Mr. Anwar Khan, MPAs, please.
Ms. Rehana Ismail: Thank you, Speaker. I move that in clause 16, in sub clause (1), in clause (c), for the proposed clause (f), the following may be substituted, namely:-
"(f) Successful execution of at least one major research project with a funding amount of at least Rupees on million as Principal Investigator, or Rupees four million as Co-Principal Investigator;"

جناب سپیکر: جی انور خان۔

جناب محمد انور خان: میں اپنی امنڈمنٹ Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ Withdraw کرتے ہیں؟

جناب محمد انور خان: جی، میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ Stand کرتی ہیں؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: اس میں صرف ایک "successfully execution" Word ہے، آپ نے جو لکھا ہے، اس میں جو بات ہے، اس میں Successfully میں نے Addition کی ہے، تو اس میں تو آپ کم از کم اس

کوRecommendکریں، میں نے ساریWithdrawکر لی ہیں اور جب بھی اگر آپ دیکھیں تو کسی بل میں یہ اپوزیشن سائڈ سے بھی امنڈمنٹ ہو اور اس سائڈ سے بھی ہو، تو پچھلے دور میں بھی ایسا ہوا ہے کہ وہ بل کمیٹی ضرور گیا ہے تاکہ اس پہ مزیدConsultationہو، یہاں پہ اس سائڈ پہ جو پچھلے منسٹر رہ چکے ہیں، انہوں نے بھی یہ رائے دی تھی کہ یہ کوئی حرف آخر نہیں ہے، یہ آپ ہی کا بنایا ہوا بل تھا، ابھی پھر امنڈمنٹ آ رہی ہے، تو اس میں مزید ہم بہتری لا سکتے ہیں، اگر آپ اس کو کمیٹی میں ریفر کر دیں تو زیادہ اچھا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہو گیا۔ جی آنریبل منسٹر صاحب۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر، میں نے تقریباً گنڈی صاحب کی بھی تقریباًAlmost تمامAcceptکر لی ہیں Becauseوہ Sense prevailکر رہی تھیں، میاں صاحب کی اور حمید صاحب کی میں نے وہ بھیAcceptکر لی ہیں سر،* + + + + + + +

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں ایسا نہ کہیں ناں، آپAssumptionپہ بات نہ کریں ناں۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر،Expungeکر لیں، میں از راہ مذاق کہہ رہا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کو بالکل آپ چھوڑ دیں، تو اس کوExpungeکر دیں اس بات کو۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل:</u> لیکن یہ غلط بات ہے، ہر دفعہ ہمیں، اس طرح کرتے ہیں، میں اس اسمبلی کی ایک ممبر ہوں، یہ ہمارا اختیار ہے، ہم کچھ بھی لے کر آئیں۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہو گیا۔ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، انہوں نے اپنے الفاظ واپس کر دیئے، یہ بڑا مشکل کام ہوتا ہے الفاظ کو واپس لینا۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> ہاں ہاں، باقی میں نے اسی (80) فی صد جو بھیProposed amendmentsہیں وہ میں نے لے لی ہیں۔ اچھا میڈم، میرے خیال میں آپ کو اپنی امنڈمنٹ کی سمجھ نہیں آئی، صرفSuccessful کی حد تک یہ محدود نہیں ہے آپ کی امنڈمنٹ، اسی لئے میں نے کہا از راہ مذاق شاید آپ نے اپنی وہ پڑھی نہیں ہے، اس کے اندر آپ نے مزید یہProposeکیا ہوا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ یہEssential criteriaہے، For Vice Chancellor appointmentاس کے اندر ہم چاہتے ہیں کہ اس نے ایک پراجیکٹ کیا ہوا ہو "first author"کی بنیاد پہ اس کو ڈائریکٹ ملا ہو اور آپ چاہتی ہیں کہ نہیں "second author"کی بنیاد پہ بھی اگر وہ ہے تو وہ چار ملین کا، تو ہم چاہتے ہیں کہ Criteria تھوڑا ٹف ہو، وہ لوگ آئیں جو کہ انہوں نے کچھ کر کے دکھایا ہو Fieldکے اندر، اس لئے اگر صرف Successfulکی حد تک ہوتا تو میں آپ کا کم از کم یہ ایک تو مان لیتا لیکن آگے اس کے اندر ایک اور بڑا پیراگراف لکھا ہوا ہے جو کہ اس کوWeakکرے گا۔

---

*بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

جناب سپیکر: جی ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔
محترمہ ریحانہ اسماعیل: دیکھیں، اس میں اگر Co-Principal ہے تو اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن ٹھیک ہے، آپ Admit نہیں کر رہے تو ٹھیک ہے، Withdraw کرتی ہوں لیکن آئندہ اپنے الفاظ کا احتیاط کیجئے گا، ہم اس ہاؤس میں نہیں بیٹھیں گے، اگر ہمارے ساتھ یہ رویہ رکھا گیا کیونکہ ہم محنت کر کے آتے ہیں، بل میں امنڈمنٹ لے کر آتے ہیں اور اس طرح کے طعنے ملتے ہیں، آپ مجھے منسٹری دیں، میں خود پھر سب کچھ کر لوں گی۔
جناب سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو جی، یہ Withdraw ہو گئی۔
Second Amendment in Clause 16 of the Bill: Arbab Muhammad Usman Khan, MPA, to please move his amendment in clause 16 of the Bill. Arbab Muhammad Usman Khan, MPA, please. Dropped.
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اس میں بھی Resume لکھا ہوا ہے، اگر اس کو ہم Adopt کرنا چاہیں، اگر ہے Rules کے اندر۔
جناب سپیکر: جب ارباب عثمان ادھر ہیں نہیں، Mover نہیں ہیں۔
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اگر کوئی اور ممبر اس کی جگہ کرنا چاہیں، کنڈی صاحب کریں یا احسان صاحب کریں۔
جناب سپیکر: اگر یہ ان کی جگہ کنڈی صاحب پڑھ لیں، Allow کرنا چاہیئے یا نہیں؟
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: انہوں نے انکار کیا کہ آپ نہیں لے رہے لیکن میں اپنے طور پہ کہہ رہا ہوں کہ ہاں ہم اس امنڈمنٹ کو اس کے اندر لانا چاہتے ہیں سر۔
Mr. Speaker: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move second amendment in clause 16 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.
Mr. Ahmad Kundi: Thank you Sir, I, on behalf of Arbab Muhammad Usman, MPA, to move that in clause 16, in sub clause (3), in the proposed paragraph (b), after the words "candidate shall provide" the words "resume and" may be deleted.
Mr. Speaker: Honourable Minister.
Minister for Higher Education: Agreed Sir.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the amendment stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amended clause 16 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

---

*بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the amended clause 16 stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیاں مجریہ 2024 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 05. 'Passage Stage': The Minister for Higher Education, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2024 may be passed. The Minister for Higher Education, please.

Mr. Mina Khan (Minister For Higher Education): Mr. Speaker, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2024 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2024 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Bill is passed.

(Applause)

جناب سپیکر: ایک منٹ میں بھی ایک بات کرلوں، میں اس معزز ایوان میں مس فوزیہ صدیق اور مسز طیبہ راجہ صاحبہ میری پیاری بہنیں اور مسٹر شفقت عالم صاحب کو خوش آمدید کہتا ہوں، Welcome to this House. اچھا، کنڈی صاحب اور معزز اراکین! دیکھیں کل بھی بڑا اچھا ہمارا وہ بل پیش ہوا، ارشد ایوب خان بہترین تیاری کر کے آئے ہوئے تھے، ممبران کی بھی ٹھیک تیاری تھی، امنڈمنٹس پیش ہوئیں، Accept ہوئیں، کوئی وہ نہیں پڑا، آج بھی میں آپ کو Appreciate کرتا ہوں Minister for Higher Education کو، کہ آپ نے بڑے بہترین انداز میں اپنے بل کو Defend بھی کیا، امنڈمنٹس بھی لیں، ان کو Accept بھی کیا اور ان کو Reject بھی کیا، تو میں اس ہاؤس کو Appreciate کرتا ہوں کم از کم، یہ پہلے دیکھنے میں آرہا ہے کہ گورنمنٹ سائڈ کے ممبران سے بھی اور اپوزیشن کی طرف سے بھی Full participation ہو رہی ہے اور لگ رہا ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم قوانین کو بہتر سمت میں لے جائیں گے، تو میں اس پہ اس ہاؤس کو Appreciate کرتا ہوں۔ جی عبدالغنی خان۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب عبدالغنی: جناب سپیکر، قاعدہ 240 کے تحت قاعدہ 124 کو معطل کیا جائے اور مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: پہلے Rules کو Relax کرالیں، آپ نے یہی کہا ہے؟

The motion before the House is that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable M ember to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the rule is suspended. Ji, Abdul Ghani Khan.

قرارداد

جناب عبدالغنی: شکریہ جناب سپیکر۔ ہرگاہ کہ صوبہ خیبر پختونخواہر طرف سے دہشت گردی کا شکار ہے، ان علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ بہت زیادہ غریب ہونے کے باوجود بھی اپنے علاقوں سے نقل مکانی نہیں کرتے اور ان علاقوں سے نقل مکانی آپریشن کی وجہ سے ہوتی رہی ہے۔ اندیشہ ہے کہ تیراہ میں آپریشن کے نام پر ایک بار پھر یلغار کی تیاری شروع کی جارہی ہے جو علاقے کے لوگوں کے ساتھ ظلم کے مترادف ہوگی۔ آپریشن کسی مسئلے کا حل نہیں، اس سے پہلے بھی کئی آپریشنز ہو چکے ہیں لیکن نتیجہ سب کے سامنے ہے، اس مسئلے کا حل مذاکرات کے ذریعے تلاش کیا جائے اور یہ اس کا پائیدار حل ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ تیراہ میں آپریشن سے گریز کیا جائے تاکہ غریب لوگ نقل مکانی سے بچ سکیں کیونکہ علاقے کے لوگ غریب ہیں اور ان کی نقل مکانی سے بچے بوڑھے اور خواتین کو اس سردی کے موسم میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا، لہذا ان کو اس مشکل میں نہ ڈالا جائے۔

جناب عدنان خان: جناب سپیکر صاحب، ہمارا بھی Concerned اس سے Related ہے، خصوصاً میرے علاقے کا، کیونکہ وہاں پہ اسی طرح کے حالات بن چکے ہیں، وہاں پہ آپریشن بھی ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب عدنان خان: تو یہ میں کہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اسی کو جوائنٹ ریزولیوشن میں Convert کر دیتے ہیں، اس کو یہ Original دے دیں کہ اس پہ وہ بھی Sign کر دیں اور اگر آپ اس کے ساتھ کچھ اور Add کرنا چاہتے ہیں۔

جناب عدنان خان: ایک منٹ، ایک منٹ سر، ہم مشورہ کر کے پھر اس کو۔

جناب سپیکر: پھر ہم اس کو اس طرح کرتے ہیں کہ نماز کے بعد دوبارہ لے لیتے ہیں، As a joint resolution لیتے ہیں، اس میں آپ کی بات بھی آجائے گی اور وہ تو ہو چکی ہے، وہ آپ Already کر چکے ہیں، ابھی اس پہ آپ دو منٹ بات کر لیں، بعد میں ہم اسے As a joint resolution لے لیں گے۔

جناب عدنان خان: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے ناں جی۔ اچھا مجھے یہ بتائیں، یہ جو آپریشنز ہوتے ہیں، ان آپریشنز میں یہ جو آپ نے لکھا ہے، ذرا بات سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں تاکہ ہم بھی سمجھ جائیں اور لوگ بھی سمجھ جائیں، یہ جو آپریشنز ہوتے ہیں تو اس کے علاقے پہ کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں؟ جس کام کے لئے یہ آپریشنز ہوتے ہیں، وہ واقعی ہو بھی جاتے ہیں یا پھر صرف لوگ ہی تباہ و برباد ہوتے رہتے ہیں؟

جناب عبدالغنی: سر، اگر دیکھا جائے تو پچھلے بیس سالوں سے فاٹا کے ایریا میں آپریشنز ہو رہے ہیں تو اس کے نتائج سب کے سامنے ہیں، تو سر، یہ جو باڑ لگا ہوا ہے، اربوں روپے کا بجٹ باڑ پہ لگایا گیا لیکن۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاج محمد خان صاحب، یار، آپ لوگ ادھر لابی میں چلے جائیں ناں، آپ کھڑے ہو جائیں جی۔

جناب عبدالغنی: تو سپیکر صاحب، ہم بھی حیران ہیں اور لوگ بھی حیران ہیں کہ یہ لوگ کہاں سے آرہے ہیں، بارڈر پہ کون ہیں، یہ کس راستے سے آرہے ہیں، یہ اسلحہ کس راستے پہ آرہا ہے؟ تو سر، Kindly ہمیں کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ پچھلے بیس سالوں سے قبائلیوں نے جو اس ریاست کے لئے، اس ملک کے لئے قربانیاں دی ہیں لیکن مزید اس گیم کو بند ہونا چاہیئے، ہم اس کے لئے مزید متحمل نہیں ہو سکتے، نہ لوگ آئی ڈی پیز کے لئے تیار ہیں، نہ گھر چھوڑنے کے لئے تیار ہیں، کسی بھی صورت میں علاقے کو نہیں چھوڑیں گے سر۔

جناب سپیکر: نماز کس وقت ہوتی ہے؟ ڈیڑھ بجے، ٹھیک ہے، آپ کی بات ہو گئی، اس کو ہم Continue کریں گے بعد میں، وقفہ لیتے ہیں نماز کے لئے، اس کے بعد آتے ہیں۔

(اس مرحلہ ایوان کی کارروائی نماز جمعہ کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: پہلے قرار دادیں لے لیتے ہیں، کیا خیال ہے؟ یہ جوائنٹ ریزولیوشن ہے ناں، ٹھیک ہے جی، عبدالغنی خان۔

جناب عبدالغنی: جناب سپیکر، میں ایک قرارداد پیش کرتا ہوں:

ہر گاہ کہ صوبہ خیبر پختونخوا ہر طرف سے دہشت گردی کا شکار ہے، ان علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ بہت زیادہ غریب ہونے کے باوجود بھی اپنے علاقوں سے نقل مکانی نہیں کرتے اور ان علاقوں سے نقل مکانی آپریشن کی وجہ سے ہوتی رہی، ضلع خیبر بالخصوص وادی تیراہ بالعموم ضلع بنوں اور بالخصوص جانی خیل اور بکا خیل میں آپریشن کے نام پر ایک بار پھر یلغار کی تیاری شروع کی جارہی ہے جو علاقے کے لوگوں کے ساتھ ظلم کے مترادف ہو گی۔ جناب سپیکر، آپریشن کسی مسئلے کا حل نہیں، اس سے پہلے بھی کئی آپریشنز ہو چکے ہیں لیکن نتیجہ سب کے سامنے ہے۔ لہذا اس مسئلے کا حل مذاکرات کے ذریعے تلاش کیا جائے اور یہ اس کا پائیدار حل ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ تیراہ، ضلع بنوں، بالخصوص جانی خیل اور بکا خیل میں آپریشن سے گریز کیا جائے تاکہ غریب لوگ نقل مکانی سے بچ سکیں کیونکہ علاقے کے لوگ غریب ہیں اور ان کی نقل مکانی سے بچے بوڑھے اور خواتین کو اس سردی کے موسم میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا، لہذا ان کو اس مشکل میں نہ ڈالا جائے۔

جناب سپیکر: جی عدنان خان۔

جناب عدنان خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ہر گاہ کہ صوبہ خیبر پختونخوا ہر طرف سے دہشت گردی کا شکار ہے، ان علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ بہت زیادہ غریب ہونے کے باوجود بھی اپنے علاقوں سے نقل مکانی نہیں

کرتے اور ان علاقوں سے نقل مکانی آپریشن کی وجہ سے ہوتی رہی،۔اندیشہ ہے کہ ضلع خیبر، عموماً ضلع خیبر بالخصوص وادی تیراہ اور اسی طرح بالعموم ضلع بنوں اور بالخصوص جانی خیل اور بکاخیل میں آپریشن کے نام پر ایک بار پھر یلغار کی تیاری شروع کی جارہی ہے جو کہ علاقے کے لوگوں کے ساتھ ظلم کے مترادف ہوگی۔ جناب سپیکر، آپریشن کسی مسئلے کا حل نہیں، اس سے پہلے بھی کئی آپریشنز ہوچکے ہیں لیکن نتیجہ سب کے سامنے ہیں۔ لہذا اس مسئلے کا حل مذاکرات کے ذریعے تلاش کیا جائے اور یہ اس کا پائیدار حل ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ بالعموم ضلع خیبر اور بالخصوص وادی تیراہ اور اسی طرح بالعموم ضلع بنوں اور بالخصوص جانی خیل اور بکاخیل میں آپریشن سے گریز کیا جائے تاکہ غریب لوگ نقل مکانی سے بچ سکیں کیونکہ علاقے کے لوگ غریب ہیں اور ان کی نکل مکانی سے بچے بوڑھے اور خواتین کو اس سردی کے موسم میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا،۔ لہذا ان کو اس مشکل میں نہ ڈالا جائے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed unanimously.

اچھا کنڈی صاحب، یہ ریزولیوشن پاس ہوئی ہے، ویسے بھی ڈسکشن جاری ہے اس کے اوپر کہ جو اسلام آباد میں ڈی چوک میں سانحہ ہوا جو پی ٹی آئی کے نہتے اور پرامن کارکنوں کے اوپر فائرنگ ہوئی، تشدد ہوا، یہ ساری چیزیں ایک منظر کشی کرتی ہیں۔ عبدالغنی خان نے ایک جوائنٹ ریزولیوشن پیش کی، اس طرح عدنان خان نے بھی جوائنٹ ریزولیوشن پیش کی جو منتخب نمائندے ہیں۔ میری جو بات سمجھ میں آرہی ہے، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جو آپریشنز ہورہے ہیں، ان آپریشنوں سے کوئی بہتری نہیں آرہی، کتنے عرصے سے یہ آپریشنز ہورہے ہیں، ابھی آج وزیر محترم لاء منسٹر موجود نہیں ہیں ورنہ میں ان سے یہ پوچھتا کہ اس کے کیا نتائج ابھی تک برآمد ہوئے ہیں؟ کیا اپنے ہی عوام پہ گولہ بارود استعمال کرنا، ان کو Dislocate کرنا، ان کے گھروں کو مسمار کرنا، ان پہ حملے کرنا، کیا یہ کوئی کسی حل کی طرف ہم جارہے ہیں یا مزید کسی انتشار کی طرف ہم جارہے ہیں؟ اس پہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسمبلی میں سنجیدہ بحث بھی ہونی چاہیئے، اگر آپ لوگ چاہتے ہیں تو اس میں ایک سپیشل کمیٹی بناکر اس کی سفارشات ہم گورنمنٹ کو بھی بھیج سکتے ہیں، جب منتخب نمائندے یہ سمجھتے ہیں کہ جی آپریشن نہیں ہونا چاہیئے اور ادارے آپریشن کریں تو اس کا میں یہ سمجھتا ہوں کہ بڑے منفی اثرات مرتب ہوں گے، تو اس پہ بے شک اگر آپ لوگ Comment کرنا چاہیں تو You are most welcome۔ جناب احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، یہ آپ نے وقت کی ضرورت کے مطابق بات کی ہے کیونکہ ہمارے صوبے کے جو Dynamics ہیں، وہ دوسرے صوبوں سے مختلف ہیں اور اگر آپ میری پچھلی تقاریر اٹھالیں تو میں اکثر کہتا ہوں کہ یہ بڑی ایک Policy statement ہے کہ طاقت کا استعمال چیزوں کو توڑتا ہے جب آپ طاقت کا استعمال کریں گے، ہم تو ان سے بھی یہی گزارش کرتے ہیں کہ بھئی یار آپ پرامن طریقے سے نکلیں، یہ دھمکی،

دھونس، جبر اور ظلم، اس طریقے سے یہ چیزیں پاکستان کو پیچھے لے کر جائیں گی اور میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ کیا ہمیں آپریشن کرنے کے بعد وہ مطلوبہ نتائج حاصل ہوئے یا نہیں ہوئے؟ لیکن آپریشنوں کی بھی نوعیت ہے سپیکر صاحب، اس کے اوپر بڑی سیر حاصل گفتگو ہو سکتی ہے، اس لئے اس میں میری ذاتی رائے آپ کو یہ ہے، کیونکہ یہ پھر لمبی ڈیبیٹ ہو جائے گی، آپ اگلے Week میں کوئی دن رکھیں، ہم تو یہی چاہتے تھے، اب ہم نے این ایف سی کی آپ کو بات کی کہ اس صوبے کا جو سب سے Important subject ہے، ہم ممبران سے یہ التجاء کرتے ہیں کہ خدارا اس پہ تیاری کر کے آئیں، اس کو آپ ڈسکشن کے لئے رکھیں، یہ جو ابھی آپ نے آپریشن کی بات کی ہے، اب اس میں سیاسی آپریشنز بھی ہیں اور لاء اینڈ آرڈر والے آپریشنز بھی ہیں، دونوں پہ بات ہونی چاہیئے اور کیا مطلوبہ نتائج کی طرف ہم جا رہے ہیں یا ہم پیچھے کی طرف جا رہے ہیں؟ تو اس میں ہم اپنی Recommendation بھی آپ کو دیں گے اور اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو کمیٹی بناتے ہیں، جو بھی آپ ہمیں پھر گائیڈ لائن یا Collective wisdom کے ساتھ جو بھی چیز آگے آتی ہے تو اس پہ ہمیں آگے چلنا چاہیئے۔ سپیکر صاحب، اس ہاؤس نے پچھلے مہینے میں جو تاریخی کام کئے شاید ملک میں اس کی مثال نہیں ہے، پورے ملک میں مثال نہیں ہے، جس طریقے سے ہم نے Ownership لی اور پھر اس واقعے میں ہم لوگ Involve ہوئے، اکٹھے ہو گئے اور ہم نے پھر وہ مطلوبہ نتائج حاصل کئے جس کے لئے ہم نے یہ ساری کمیٹی On whole بنائی تھی، ابھی بھی میں نے پچھلی تقریر میں بھی کہا ہے کہ خیبر پختونخوا کی تلخ سیاست کی کنجی اس ہاؤس کے اندر موجود ہے لیکن اگر اس کنجی کو کوئی استعمال کرے، خدارا کچھ تھوڑا سا آپ بھی اپنی اداؤں پہ غور کریں، صوبائی حکومت سے ہماری التجاء ہو گی کہ یہ ہم آگے کی طرف نہیں جا رہے سپیکر صاحب، یہ ہم پیچھے کی طرف جا رہے ہیں، تجربات ہمارے پاس پڑے ہوئے ہیں۔ میری آخر میں یہ Recommendation ہو گی کہ اس کے اوپر آپ بالکل بحث کروائیں، اس ہاؤس میں این ایف سی پہ بھی بحث کروائیں، امن وامان کے حوالے سے اور اس امن وامان کی وجہ سے جو آپریشنز ہوئے، کیا مطلوبہ نتائج حاصل ہوئے کہ نہیں ہوئے؟ اور وہ کون تھے جن کی وجہ سے وہ مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہو سکے؟ وہ کون لوگ تھے جنہوں نے دوبارہ مسلح لوگوں کو یہاں پہ لایا؟ چاہے وہ آپ کی صفوں میں ہیں، چاہے وہ میری صفوں میں ہیں، آئیں اکٹھے ہو کر ان کو Condemn کریں، میں نے تو آج بھی کہا ہے کہ تمام پارٹیوں میں Compromised لوگ صفوں میں شامل ہیں، تمام اداروں میں شامل ہیں، تو خدارا ان کو Indentify کریں، مل کر ہو سکتا ہے، یہ اکٹھا ہو کر، اکیلے میں نہ میں کر سکتا ہوں اور نہ آپ کر سکتے ہیں تو ہم آپ کی اس بات کو سپورٹ کرتے ہیں کہ بالکل یہی ہاؤس ہے جو ان تلخ چیزوں کو مثبت طرف تبدیل کرے گا، باقی کوئی نہیں آئے گا، اگر آپ یہاں پہ بھی تلخیاں پیدا کر دیں گے پھر کوئی اور لوگ آئیں گے اور وہ آپ کے فیصلے کریں گے، یہ لکھ لیں مجھ سے، Mark my words، تاریخ میں ہوتا رہا ہے، خدارا اس ہاؤس کی توقیر کو بھی بڑھائیں اور معیار کو بھی بڑھائیں اور وہ اس وقت ہو گا جب ہم کوئی اچھی Legislation کر لیں گے، Black laws کو ختم کریں گے، Draconian laws کو ختم کریں گے، لوگوں کو ریلیف دیں گے، آج ایک ڈی سی اٹھتا ہے اور 3MPO لگاتا ہے صوبائی حکومت کو Bypass کر کے، اس کی اتنی

جرات ہے، اس ہاؤس نے تو آپ کو مثال قائم کر کے دی تھی کہ جو آئی جی اسلام آباد کو ہم نے Condemn کیا کہ بھئی کے پی ہاؤس میں تم کس طرح گھسے، چاہے وہ پیپلز پارٹی تھی، چاہے وہ مسلم لیگ نون تھی، چاہے وہ جے یو آئی تھی، چاہے وہ اے این پی تھی، سب نے آپ کا ساتھ دیا کیونکہ خیبر پختو نخوا ہم سب کا ہے، ہم نے تو پہلے دن سے کہا ہوا ہے، آپ پازیٹیو چیزیں لائیں، ہم آپ کو سپورٹ کریں گے، کل گورنر ہاؤس میں All Parties Conference ہوئی، بد قسمتی سے تحریک انصاف شامل نہیں ہوئی، ہمیں افسوس ہے لیکن آپ اس کا اعلامیہ دیکھیں، اس میں کہا گیا کہ جو مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت ہے، دونوں ناکام ہو چکی ہیں خیبر پختو نخوا میں امن لانے میں، تو خدارا ان حقیقتوں کو آپ دیکھیں، اگر آپ نہیں دیکھیں گے تو لوگ دیکھ رہے ہیں، آج کل آپ کس کو بیوقوف بنا سکتے ہیں سوشل میڈیا کے دور میں؟ تو یہ بڑی Important باتیں ہیں، اس کے اوپر آپ سے ہمیں بالکل توقع بھی ہے، آپ ہمیشہ ان پازیٹیو چیزوں پہ Collective wisdom کے Through بات چیت بھی کرواتے ہیں اور یہاں پہ فیصلے بھی مسلط ہوتے ہیں اور اس کا پازیٹیو ریزلٹ بھی نکلتا ہے، آج بھی ہم اس چیز سپورٹ کرتے ہیں، آپ دن رکھیں، ہم فل تیاری کے ساتھ آئیں گے اور آپ کو Recommendation دیں گے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: عدنان خان، آپ اس پہ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب عدنان خان: اعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ بہت ہی Important issue ہے اور اس اسمبلی کے فلور کے اوپر میں بارہا اس کے اوپر بات بھی کر چکا ہوں کیونکہ ہمارا بنیادی مسئلہ جو ہے وہ امن وامان کا ہے، جب ہماری زندگی رہے گی تو ہم اسمبلی اجلاس میں آتے رہیں گے، ہم الیکشن لڑیں گے، ہم ایم پی ایز، ایم این ایز بنیں گے لیکن جب زندگی نہیں رہے گی تو ڈیویلپمنٹ کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہے، یہ ایوان کس طرح چلے گا؟ ابھی حالیہ جو قرارداد ہم نے پیش کی ہے اور میرے بھائی نے بھی پہلے پیش کی، تو میں نے کہا کہ ہم اس کو Unanimously پیش کر لیں گے، میرا تو خیال یہی تھا کہ ہم یہ پورے صوبے کی بات کر لیں گے اور قبائلی اضلاع بھی اس میں شامل کر دیں گے لیکن چلو ہم نے اس کو اپنے ضلع خیبر اور بنوں کے اپنے جو مضافات ہیں، اس تک محدود رکھ دیا لیکن میں بارہا کہہ چکا ہوں کہ یہ مسئلہ یہاں پہ رکنے والا نہیں ہے، یہ پورے صوبہ خیبر پختو نخوا کو لپیٹ میں لے گا اور لے چکا ہے، اس طرح نہیں ہے کہ آپ کہیں گے کہ میں تو وہاں پہ ہزارہ میں بالکل امن وامان سے رہ رہا ہوں، ہم دعا کرتے ہیں کہ وہاں پہ آپ امن وامان سے رہیں لیکن یہ چیز یہاں پہ رکنے والی نہیں ہے۔ حالیہ دو ہفتے پہلے میرے حلقہ PK-101 تحصیل بکا خیل میں غوڑہ بکا خیل میں آپریشن ہوا، کوئی وجہ بھی تھی، میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ وہ کیوں ہوا؟ وجہ یہ تھی کہ وہاں پہ جانی خیل میں ہمارے گاؤں مالی خیل میں پاک آرمی کی ایک چیک پوسٹ تھی، اس کے اوپر ایک Suicide attack ہوا، اس میں شہادتیں ہوئیں، پوری چیک پوسٹ کو مسمار کیا گیا اور اس کی Responsibility لی گئی، اس طرح نہیں تھا کہ کسی نے اس کی Responsibility نہیں لی ہے، اس کی Responsibility لے لی ہے لیکن اس کے باوجود غوڑہ بکا خیل میں

اس طرح آپریشن ہوا کہ گن شپ ہیلی کاپٹر استعمال کئے گئے۔ جناب سپیکر، ٹھیک ہے، ہم تو کہتے ہیں کہ وہاں پہ وفاق نے جو ظلم اور بربریت کی ہے، اس کو ہم جتنا بھی برا بھلا کہیں، ہم جتنا اس کو Condemn کریں وہ کم ہے کیونکہ وہ بھی نہتے عوام کے اوپر گولیاں چلانا، ان کو Hit کرنا، پرامن جلوس کو اس طریقے سے ناکام بنانا، احتجاج کو ناکام بنانا، اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے لیکن آپ لوگ وہاں پہ مصروف تھے اور یہاں پہ ہمارے علاقے میں گن شپ ہیلی کاپٹر کے ذریعے شیلنگ ہو رہی تھی، جب ایک حکومت کو اپنے صوبے کے عوام کا خیال ہی نہیں ہے اور وہ اس کی Jurisdiction ہے، وہ تو چلو ہم وفاق سے گلہ کرتے ہیں کہ وہاں پہ پرائم منسٹر نے یہ کر دیا، وہاں پہ نون کی حکومت تھی، انہوں نے غلط کیا لیکن یہاں پہ تو پی ٹی آئی کی حکومت ہے، یہاں پہ تو صوبے کا وزیراعلیٰ پی ٹی آئی کا ہے اور میرے علاقے میں وہاں گن شپ ہیلی کاپٹر سے شیلنگ ہو رہی ہے، وہاں پہ لوگوں کو گھروں سے نکال کر دو دو دن تک یرغمال بنایا جاتا ہے، حکومت کو اس کی کوئی پرواہ ہی نہیں ہے، حکومت اس کے اوپر نہ کوئی قرارداد لاتی ہے، نہ بولتی ہے، نہ پوچھتی ہے مگر ہم اس کو Condemn کرتے ہیں لیکن اس کو بھی Condemn کرنا چاہیئے، دہشت گردی چاہے جس حالت میں بھی ہو، ہم سب اس کے خلاف ہیں جس نے سٹیٹ کے خلاف بندوق اٹھائی ہوئی ہے، ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں سٹیٹ کے خلاف کیونکہ ہم جو سٹیٹ کے نمائندے ہیں، ہم یہاں پہ سٹیٹ کی وجہ سے بیٹھے ہوئے ہیں، یہ پاکستان ہمارا ملک ہے، سٹیٹ تو بے گناہ ہے وہ Sovereignty کی بات تو ہم کرتے ہیں کہ سٹیٹ کس بنیاد کے اوپر بنتے ہیں، یہ تو ادارے ہیں، ادارے جبر و ظلم کرتے ہیں لیکن ہم اگر اس کے خلاف آواز نہیں اٹھاتے ہیں، ہم اس کے خلاف یک جان نہیں ہوتے ہیں تو یہ اسی طرح ظلم اور بربریت کا یہ جو بہاڑ ہے، یہ جو ظلم و بربریت کر رہے ہیں تو یہ اسی طرح ہوتا رہے گا، ہم یہاں پہ صرف تقریریں کرتے رہیں گے، ہم صرف بولتے رہیں گے اور عملاً کچھ بھی نہیں ہوگا۔ سپیکر صاحب، آپ لوگ وہاں پہ مصروف تھے، میں دل میں کافی درد محسوس کر رہا تھا کہ میرے وہاں پہ معزز ممبران صاحبان کے ساتھ جو سلوک ہو رہا تھا، جس طریقے سے ان کے خلاف گولیاں چل رہی تھیں، آنسو گیس کی شیلنگ ہو رہی تھی اور جس طریقے سے ان کے پرامن جلوس کو روکا گیا تھا لیکن اس طرف میں اپنے علاقے میں مصروف تھا کیونکہ میں اپنے سر کی پناہ مانگ رہا تھا، غریب لوگوں کا سوال کر رہا تھا، خدارا کبھی کمشنر صاحب کے دفتر کے چکر لگا رہا ہوں، کبھی ڈی سی صاحب کو کال کر رہا ہوں لیکن انتظامیہ کے پاس کچھ نہیں تھا، یہ حقیقت کی بات ہے، میں نے تو پہلے بھی یہی کہا تھا کہ ڈی چوک میں جو ہوا بہت برا ہوا لیکن خڑ کمر میں جو واقعہ ہوا تھا، وہ کس کی حکومت تھی؟ خڑ کمر میں بھی تو Straight firing ہوئی تھی، اس میں بھی ہمارے چودہ بندے شہید ہوئے تھے، اس وقت بھی یہاں پہ پی ٹی آئی کی حکومت تھی اور مرکز میں بھی پی ٹی آئی کی حکومت تھی، جب آپ ان کو Condemn نہیں کرتے ہیں تو اسی طرح ہی یہ سلسلہ چلتا رہے گا، ہم تو اس کو بھی Condemn کرتے ہیں اور اس کو بھی Condemn کرتے ہیں اور برملا کرتے ہیں، جب ہم ایک دوسرے کو طعنے دیں گے کہ یار آپ نے یہ کر دیا، آپ نے وہ کر دیا اور ہم اپنا قبلہ درست نہیں کرتے ہیں، تو میری یہ الفاظ یہاں پہ فلور آف دی ہاؤس ریکارڈ پہ آ رہے ہیں کہ اس صوبے میں تو کیا پورے ملک میں بھی امن نہیں آئے گا اور اس طرح کے

واقعات رونما ہوتے رہیں گے اور ہم صرف تقریریں کرتے رہیں گے، یہ تو ہماری آخری Warning تھی، آخری کال تھی، میں یہ نہیں کہتا، ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں کہ جو ظلم ہوگا، ہماری پارٹی کا منشور ہی ظلم کے خلاف ہے لیکن میں صرف اس ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں جناب سپیکر صاحب، کہ آپ ہمارے مولانا صاحب کی یونیورسٹی سے کچھ سیکھ لیں، سیاست میں لے دے ہوتی رہتی ہے، بات چیت ہوتی رہتی ہے، ہم End نکتے پہ نہیں جائیں گے، جب ہم End نکتے کے اوپر چلے جائیں گے تو کچھ بھی ہمیں حاصل نہیں ہوگا، میں ڈی چوک کی بات بھی کر رہا ہوں اور اپنے علاقے کے آپریشن کی بات بھی یہیں پہ کر رہا ہوں کہ جب ہمارے اداروں اور عوام کے درمیان ڈائیلاگ نہیں ہوگی تو میں تو وہاں کا Public representative ہوں، لوگوں نے مجھے ووٹ دیا ہوا ہے، اگر میں لوگوں کے حقوق کی بات نہیں کروں گا، میں ان کی حفاظت کی بات نہیں کروں گا، میں ان کی سپورٹ میں نقل مکانی کو Condemn نہیں کروں گا، تو کون کرے گا؟ اس ایوان میں مجھے یہ سیٹ لوگوں نے اس لئے نہیں دی ہوئی ہے کہ میں وہاں پہ صرف بد معاشی کرتا رہوں، نہیں، میں جو حکومت کی غلط باتیں ہیں، جو انتظامیہ کی غلطی ہے، جو اداروں کی غلطیاں ہیں، وہ یہاں فلور آف دی ہاؤس بیان کروں گا اور یہ غلطیاں اس لئے بیان کروں گا کہ اصلاح کے لئے کروں گا، یہ نہیں کہ میں کسی کے خلاف بندوق لے کر وہاں پہ ان کے ساتھ محاذ آرائی پہ اتر آؤں، محاذ آرائی سے ہمیں کچھ حاصل نہیں ہوگا، ہم نے ملک خداداد کو تقسیم ہونے سے بچانا ہے، ہم نے پاکستان کو تقسیم ہونے سے بچانا ہے، ہم نے نفرتیں نہیں پھیلانی، محبتیں بانٹنی ہیں۔ (تالیاں) کچھ باتیں ایسی ہیں کہ بندہ، وہ کہتے ہیں کہ یار آپ جوش میں بہت زیادہ بول لیتے ہیں، جوش کی باتیں نہیں ہیں، دل دکھتا ہے جب نہتے عوام کے اوپر گولیاں چلتی ہیں، چاہے وہ ڈی چوک میں چلتی ہیں، چاہے وہ ہمارے علاقے میں لوگوں کے اوپر چلتی ہیں لیکن کم از کم ہمیں یہ بھی تو سوچنا ہوگا کہ جب ہم ایک راستے پہ جا رہے ہیں، میں اپنے علاقے کی بات کروں گا، تو ہمیں کم از کم اعتماد میں تو لیں کیونکہ سیاسی لوگوں کے اوپر پھر لوگوں کی انگلیاں اٹھتی ہیں کہ یہ تو سپیکر صاحب، بے ادبی معاف کہ یہ تو سپیکر صاحب ہمیں وہاں پہ لے کر گئے تھے، یہ تو عدنان صاحب ہمیں ڈی چوک پہ لے کر گئے تھے، نہیں، اسی طرح میرے علاقے میں کہ میرا ایم پی اے میرے لئے کچھ نہیں کر رہا ہے، میرا ایم این اے میرے لئے کچھ نہیں کر رہا ہے، ایم این اے میرا پی ٹی آئی کا ہے، تو لوگوں کی نفرتیں بڑھتی ہیں، ان کا اعتماد اٹھتا جا رہا ہے، دن بہ دن ہماری جو اسمبلی ہے، ہمارا جو ایوان ہے، ہمارے جو ادارے ہیں، ان سے اعتماد کا فقدان ہے جس کو Trust deficit کہتے ہیں، میں بارہا کہہ چکا ہوں، میں اداروں کو بھی کہہ چکا ہوں کہ ہمارے اور آپ کے اور عوام کے درمیان Trust deficit ہے، ہم آپ کے اوپر Trust نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ ہم بہت بھگت چکے ہیں اور پتہ نہیں اور کتنا بھگتیں گے۔ تو جناب سپیکر صاحب، میں یہاں پہ جو گلہ کروں گا کیونکہ میرے صوبے کا جو مینڈیٹ ہے، تو میرا جو گلہ ہے وہ اس معزز ایوان سے ہے اور اس معزز حکومت سے ہے کیونکہ ہمارے صوبے میں، کرم میں کیا ہوا؟ کرم میں حالات اس نہج تک کیوں پہنچ چکے ہیں؟ وہاں پہ In hundreds شہادتیں ہوئی ہیں، دس بیس نہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ابھی وہ جرگہ گیا ہوا ہے اور وہاں پہ اگر آپ وہ دکانیں اور وہ مارکیٹس دیکھ لیں کہ ان کا جو حال ہوا ہے، جو حشر ہوا ہے،

اس طرح تو پاکستان اور انڈیا کے بھی آپس میں ایسی حالات نہیں ہوتے ہیں، تو میں کہتا ہوں کہ وہاں پہ تو اس طرح کی جنگ گزری ہے لیکن پتہ نہیں ہماری گورنمنٹ کی طرف سے، ابھی چلو ٹھیک ہے تھوڑی سی سمجھ آئی ہے، ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہاں پہ ادویات پہنچائی جا رہی ہیں، جرگہ چلا گیا ہے، چلو تھوڑا بہت تو لوگوں کو اطمینان حاصل ہوگا لیکن میرے علاقے جانی خیل اور بکا خیل کا تو کسی نے پوچھا ہی نہیں ہے کہ میرے خیال میں وہ تو اس کرہ ارض کا علاقہ ہی نہیں ہے، وہ تو اس پاکستان کا حصہ ہی نہیں ہے، وہ تو اس صوبے کا حصہ ہی نہیں ہے، میں تو اپنے صوبے میں اپنے علاقے کا رونا رو رہا ہوں، آپ صرف ڈی چوک کا رونا رو رہے ہیں، ہم کب سے کہہ رہے ہیں، ہم تو بار بار کہتے ہیں کہ جو ناانصافیاں عمران خان کے ساتھ ہو رہی ہیں، جو پی ٹی آئی کے ساتھ ہو رہی ہیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں، عمران خان کو رہا ہونا چاہیئے لیکن آپ کا جو تیور ہے، آپ کا جو طریقہ ہے، یہ عمران کو بائیس تالے لگا کر چھوڑ گیا ہے، بائیس تالے لگا کر چھوڑ گیا ہے، آپ لوگوں نے سوچا ہی نہیں ہے، آپ کی آخری کال کہ ہم واپس نہیں آئیں گے لیکن نتیجہ کیا نکلا؟ بائیس ایف آئی آرز اس بیچارے کے اوپر اور بھی درج ہو چکی ہیں، یہ کس کی غلطی ہے؟ یہ باتیں تو ہم گفت و شنید سے بھی کر سکتے ہیں، Political dialogues بھی ہو سکتی ہیں، اس طرح کی چڑھائی کرنے سے تو پھر نہ سٹیٹ رہے گا، نہ ملک رہے گا، نہ ریاست رہے گی۔ جناب سپیکر صاحب، اسی طرح تو میں کہتا ہوں کہ بالکل احتجاج ہر شہری کا حق ہے، آئین اور قانون کے مطابق اور فیڈرل گورنمنٹ کو تو میں نے پہلے ہی سے یہ کہہ دیا ہے کہ جتنا بھی ہم Condemn کر لیں، وہ کم ہے، میرے پاس الفاظ نہیں ہیں ان کو Condemn کرنے کا کہ آپ اسی طرح لوگوں کے اوپر گولیاں چلائیں لیکن میرے جانی خیل اور بکا خیل کے علاقے کے اوپر حکومت کی خاموشی جو ہے وہ بھی سوالیہ نشان ہے؟ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی چیئر سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کے لئے ہمیں ایک دن نہیں پورا ایک ہفتہ چاہیئے کہ اس کے اوپر ہماری ڈیبیٹ ہو اور رہی بات آپ کے پی ٹی آئی کے میرے بھائیوں کی، تو ان کی Seriousness کا انداز یہی ہے کہ یہ چیئرز آپ دیکھ لیں کہ اتنا Important issue ہے، ڈی چوک آپ لوگوں کے لئے Important ہوگا یا نہیں ہوگا لیکن میرے لئے کم از کم Important ہے کیونکہ اس میں میرے معزز ممبران سارے شریک تھے اور وہاں پہ میرے عوام کے اوپر، نہتے عوام کے اوپر گولیاں چلی ہیں لیکن آپ کی Seriousness کا اندازہ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے لگایا جا سکتا ہے۔ Thank you very much. بڑی مہربانی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: عدنان خان، آپ نے بڑی اچھی باتیں کیں، دیکھیں وقت کی ترتیبیں چیزوں کو بدل دیتی ہیں، اس ملک ارض خداداد پاکستان میں لوگوں کے منہ کے اوپر تالے لگے ہوئے تھے، پارلیمنٹیرینز یہ اپنی مرضی سے لاتے تھے، ادارے اپنی مرضی سے لاتے تھے، اللہ کا شکر ہے کہ وہ ماحول ختم ہوا، سیاسی جماعتوں نے اپنے اپنے ادوار میں اس کے اوپر محنت کی، آج جو پارلیمنٹیرین ہیں وہ اپنی پارٹیوں کی طرف سے آئے ہوئے ہیں، اس میں اداروں کے لوگوں کا شامل ہونا نہ ہونے کے برابر ہے، اس وقت آج جو یہاں ڈیبیٹ ہو رہی ہے اور جو ہونی چاہیئے تھی، بہت پہلے بھی کہ جو اداروں کی حکمت عملی ہے، کیا وہ جو منتخب کردہ قیادت ہے، اس کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے؟ یا ادارے

صوبائی اور قومی حکومتوں کو Bypass کر کے اپنی من مانی کرتے ہیں اور پھر جب اس کے مضر اثرات برآمد ہوتے ہیں تو پھر وہ منتخب قیادت کے پاس چلے جاتے ہیں، یہ ڈیبیٹ ہونا بڑا ضروری ہے، اس پہ دیکھتے ہیں کہ Next week ہم کوئی ٹائم رکھتے ہیں، ایک مرتبہ ڈیبیٹ کر لیں پھر اس کے اوپر کوئی کمیٹی بنا کر اس کی سفارشات ہم صوبائی اور قومی دونوں حکومتوں کو بھیج دیں گے۔ جناب عجب گل خان وزیر، آپ چونکہ وزیرستان سے ہیں، وہاں کے حالات پہ بھی روشنی ڈالیں اور جو باقی آپ بات کرنا چاہتے ہیں، وہ بھی کریں۔

جناب عجب گل: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ تھینک یو مسٹر سپیکر، آج اس فلور پہ مجھے تقریر کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے لیکن 26 نومبر کی نسبت سے اگر میں بات نہ کروں تو میرے کارکنوں کے ساتھ بے وفائی ہوگی۔ یہ جو لوگ بول رہے ہیں اس فلور پہ، اگر جمہوریت میں کوئی Spirit ہو تو سسٹم چلے گا، کئی دہائیوں سے ہم سن رہے ہیں کہ جمہوریت کی اس محفل میں ہم کتنے بے بس ہیں، ہم سب جانتے ہیں اور جو لوگ ہیں، وہ دغابازی کرتے ہیں کہ ہمیں جمہوریت سے کوئی واسطہ نہیں ہے، ہم بالکل نیوٹرل ہیں لیکن وہ نیوٹرل نیوٹرل ہو کر اور بھی لوگوں کو Suppress, suffocate کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور افسوس کی بات ہے کہ "پرائی شادی میں عبداللہ دیوانہ"، ہم وہ دیوانے ہیں جو چالیس سال سے یہ ٹرائل چل رہا ہے، امن کی بات ہو رہی ہے، میں کل رات کو وزیرستان سے ادھر پہنچا ہوں، جب آپ وہاں پر جاتے ہیں تو آپ آنکھیں بند کر کے اپنے ڈیرے کی طرف رخ کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ حالات کا گنہگار خدا کا گنہگار نہیں ہوتا، ہم سب حالات کے مارے ہوئے ہیں، ڈسے ہوئے لوگ ہیں، آپ بھی بہت چاہتے ہیں کہ اس ملک میں True democracy ہو، عوام کی طاقت سے سسٹم چلے، عوام کے لئے چلے اور عوام کے ذریعے چلے لیکن ہو نہیں رہا ہے، بدقسمتی ہے ہمیں بہت صائب مشورے بھی دیئے جا رہے ہیں لیکن جس حال میں آج میں پی ٹی آئی کو دیکھ رہا ہوں، اپنے لیڈر کو دیکھ رہا ہوں، اسی عمر میں میں نے اس سے پہلے ایسا نہیں دیکھا ہے، اس ملک میں پہلے ایسی کوئی تاریخ میں نے نہیں دیکھی ہے، جمہوریت کی اگر بات ہو تو میرے خیال میں ہمیں شرم آنی چاہیئے، جو سنٹر میں بیٹھے ہوئے ہیں، دنیا دیکھ رہی ہے کہ یہ کونسا ڈھکوسلہ جمہوریت ہے، یہ کون سا ڈرامہ چل رہا ہے اور پچیس کروڑ عوام کا مینڈیٹ اس کا جو ستیاناس ہو رہا ہے، ہمارے الیکٹیڈ پرائم منسٹر جیل میں بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ لوگ ہمیں بڑا سلیقہ اور طریقہ سکھا رہے ہیں کہ ہمارا Behavior ٹھیک نہیں ہے، ہمارا انداز ٹھیک نہیں ہے اور پچھلے ڈیڑھ سال سے ہم اس انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ اللہ کرے یہ ملک کسی ٹریک پہ چلے اور ہم اپنی کشتی میں سوراخ کئے جا رہے ہیں لیکن ہمارے لیڈر پھر بھی اسی کوشش میں ہیں کہ یہ ملک یکجا رہے، یہ ملک کسی ٹریک پہ چلے اور دنیا کے سامنے ہم شرمندہ بھی نہ ہوں، ہم اس گھر کی مانند ہیں جو گاؤں میں بہت بدنام ہو اور جس کے رہنے والے بھی ان کا کوئی خاص مقام بھی نہ ہو اور ان کو عزت کی نظر سے بھی نہیں دیکھا جاتا، آج دنیا میں ہم تماشہ بنے ہوئے ہیں، کیوں بنے ہوئے ہیں؟ میں اس فلور پہ پوچھنا چاہتا ہوں، اسی رات ہم بھی اسلام آباد میں تھے، کیا یہ ہمارا ملک نہیں ہے؟ یہ کسی کے باپ دادا کی جاگیر ہے کہ Straight shooting ہو اور ہمیں کسی احتجاج کا حق بھی نہ ملے اور پھر بھی ہم خاموش رہیں اور پھر بھی ہمیں

سبق سکھایا جائے کہ ہمارا Behavior ٹھیک نہیں ہے، ہماری لاشوں کا تمسخر اڑائیں اور پھر بھی ہم برداشت کریں، یہ کون سی دنیا میں ہم رہ رہے ہیں؟ اگر ایسی دنیا ہے تو پھر رہنے کی بجائے ہم زمین کے نیچے اچھے ہیں، میرے عوام، میرے مشران اور میرے جوانان کو اس ملک سے کوئی امید وابستہ نہیں رہی، اگر امید ہے تو صرف ایک ہی لیڈر بیٹھا ہوا ہے اور اس لیڈر کے ارد گرد لوگوں نے یلغار کی ہوئی ہے، اس میں ہمارے پولیٹیکل لوگ بھی شامل ہیں جو اپنے آپ کو بہت جمہوریت کے پاسدار سمجھتے ہیں کہ ہم جمہوریت کے بڑے چیمپئن ہیں، وہ سارے سازشی ہیں، سازش بھی کرتے ہیں، منہ پہ بڑے میٹھے الفاظ بولتے ہیں، اندر سے سازشی ہوتے ہیں، اگر کھل کر یہ لوگ جمہوریت کا دفاع کرنا چاہتے ہیں تو پھر کھل کر سامنے آئیں، وہ فارم سینتالیس والے کیوں بنیں، وہ عوامی مینڈیٹ کے سامنے سر خم تسلیم کریں، پچھتر سال سے بلکہ ستتر سال سے اس قوم کے ساتھ ڈرامہ رچا رہے ہیں، ہم اس کو مزید برداشت نہیں کر سکتے، ہمارا برداشت تو ہمیں جواب دے گیا، ہم پرامن رہے، ہم بڑے سلیقے سے رہے، بڑے مہذب رہے لیکن پھر بھی ہمارے اوپر وہ یلغار ہے جو کبھی نہ میں نے زندگی میں دیکھی ہے، نہ کبھی ہم نے سنی ہے۔ جناب سپیکر، میں اگر آج کے حالات کو دیکھوں تو میرا دل کرتا ہے کہ میں ادھر سے Resign دے دوں، ہم اپنے بچوں کو جواب نہیں دے سکتے، میں اپنے حلقے میں جب مجھ سے اپنے بچے کوئسچن کرتے ہیں تو میرے پاس کوئی Valid جواب نہیں ہوتا، بدامنی ہے، غیر یقینی صورتحال ہے، بے روزگاری ہے، بدحالی ہے، کوئی Future نہیں ہے، سارے ہمارے جو بچے ہیں وہ باہر کی طرف Flow کر جا رہے ہیں، باہر جانا چاہتے ہیں، اتنی بھاری مقدار میں اس ملک سے Flow ہو رہا ہے کہ پاسپورٹ ٹائم پہ مل نہیں رہے ہیں کیونکہ لوگ باہر جانا چاہتے ہیں اور یہ کب تک ہم باہر کی طرف یہ بچوں کو بھیج کر ہم ادھر پر اٹھے کھائیں گے، شرم ہونی چاہیئے، اتنا زبردست ملک، اتنا زرخیز ملک، اس میں ہمیں فوڈ سیکیورٹی بھی نہیں مل رہی ہے۔ اب آج کی یہ جو باتیں ہو رہی ہیں، جو میں سن رہا ہوں، یہاں پر Legislation بھی ہوتی ہے، وہ کس کے لئے؟ وہ عوام کی فلاح کے لئے، عوام کی بہبود کے لئے، کتنے بچے ہمارے سکول سے باہر ضائع ہو رہے ہیں، کتنی بڑی مقدار میں؟ کیا ہم Secure future کو Expect کر سکتے ہیں؟ میری نظر میں بالکل نہیں، اگر جمہوریت نے رہنا ہے تو پھر ہم نے آگے بڑھنا ہو گا، میں قسم سے کہہ سکتا ہوں، میں اپنے حلقے سے ہو کر آ رہا ہوں تو میں نے اپنے جوانوں سے پوچھا ہے، میں نے کہا کہ پھر سے تیاری ہے، وہ کہتے ہیں ڈبل سے ٹرپل تیاری ہو گی، ہم نے پھر ڈی چوک جانا ہو گا، یہ لوگ غلط فہمی میں نہ رہیں، میں خدا کی قسم بار بار یہی کہوں گا اسی فلور پہ کہ گولی کیوں چلائی؟ کس نے چلائی اور کس پہ چلائی؟ یہ ڈرامے جو ہو رہے ہیں، یہ اصل ہدف سے ہمیں ہٹا نہیں سکتے، ہم اصل ہدف پہ کھڑے ہوں گے، اسی پہ بات کریں گے، اسی سے آگے بڑھیں گے، یہ ادھر ادھر کے تماشے ہمارا دھیان نہیں ہٹا سکتے، We are very concentrated، ہم 26 نومبر پہ Concentrated ہیں، And we will try to let the democratic forces know the actual reality in Pakistan. What is going on the ground and who is responsible, who is shooting the innocent, the innocent workers, and why? یہ بہت Moot question ہے، اس کا جواب

Mr. Speaker, we don't deserve دینا پڑے گا، اس کا جواب دینا پڑے گا، اگر یہ جواب ہمیں نہیں ملتا تو to be here on the Floor، میں بڑے ہوش سے بات کر رہا ہوں، میں جذبات کی رو میں بہک نہیں رہا ہوں، میں حقیقت بول رہا ہوں، ہمیں بہت سنجیدگی سے سوچنا چاہیئے اور میں اپنے لیڈر پہ افتخار کرتا ہوں، فخر کرتا ہوں اور اپنے مینڈیٹ پہ میں شکر کرتا ہوں کہ لوگوں نے ہمیں کم از کم جعلی مینڈیٹ تو نہیں دیا ہے، کسی نے ہمیں Push تو نہیں کیا ہے، ہم نے کوئی سمجھوتہ تو نہیں کیا ہے، ہم لوگوں کے حقیقی مینڈیٹ سے ابھی بھی ادھر ہی ہیں اور ہمارے وزیر اعظم صاحب بھی صرف ایک بندہ جو اس ملک میں جو آزادی کی سانس لے رہا ہے، وہ ایک عمران خان ہی ہے، باقی ہم سب جیل میں ہیں، اسمبلی کے اندر بھی میں اپنے آپ کو جیل میں سمجھتا ہوں کیونکہ جو بے قدری ہو رہی ہے، جو بے توقیری ہو رہی ہے، اس کا مطلب ہے کہ ہم ابھی جمہوریت کے دہلیز پہ بھی نہیں پہنچے ہیں حالانکہ جمہوریت بہت بڑا نام ہے، اس میں لوگوں کا بڑا مقام ہوتا ہے، لوگوں کی عزت ہوتی ہے، لوگوں کو جواب ملتے ہیں، ابھی ہم گم ہو جاتے ہیں، اغواء ہو جاتے ہیں، کوئی پرسان حال بھی نہیں ہے، کوئی امیریکن آئے کہ اس کو کوئی اغواء کرے، کوئی برٹش والا آئے اس کو کوئی اغوا کرے تو کسی بھی جنگل میں ہو وہ Trace ہوتا ہے، اس کا پوچھا جاتا ہے لیکن ہمارے بڑے معزز لوگ اغواء ہوتے ہیں، راتوں رات وہ اغواء ہو جاتے ہیں، کوئی پتہ ہی نہیں چلتا، کیوں یہ بدمعاشی نہیں ہو رہی ہے تو اور کیا ہے؟ کونسی دلیل ہے، کونسا Logic ہے، کونسا قانون ان کو اجازت دیتا ہے؟ قانون کی بات تو میں کر ہی نہیں سکتا ہوں، Sorry کتابوں میں ہمارا بہت بہت بڑا Constitution ہے Very comprehensive Constitution ہے لیکن Dead spirit جب Constitution میں کوئی روح نہیں ہے تو پھر Implementation کا کیا مقصد ہے؟ ہم سب کو ایک ہونا چاہیئے، اپوزیشن والے بہت صائب مشران مشاورت دے رہے ہیں اور ہم اپوزیشن والوں سے Maturity کو Gain کر رہے ہیں، تو اصل بات پہ جب ہم آتے ہیں تو لوگ ہمیں Simple کہتے ہیں، اصل بات پہ جب بات ہوتی ہے تو لوگ آپ کو بہت شریف کہتے ہیں کہ یہ بندہ شریف ہے، ہم جانتے ہیں We know the very dynamics اور ہم Expose بھی کریں گے، آگے بھی بڑھیں گے اور خان صاحب کا ابھی بھی کال کا ہم شدت سے انتظار کر رہے ہیں کہ کب وہ کال آئے اور کب وہ سعادت ہمیں ملے کہ ہم پھر اسی ہی مارچ کا حصہ بنیں، یہ ہم اپنے لئے سعادت سمجھتے ہیں اور پاکستان کی تاریخ میں کوئی ایسا ٹرن آیا ہی نہیں ہے جو آج کل ہمیں اللہ تعالیٰ نے نصیب کیا ہوا ہے۔ ان شاء اللہ We are proud of our leader and we are proud of our Assembly، سارے جو ہمارے ممبرز ہیں ماشاء اللہ، میں ان پہ بھی افتخار کرتا ہوں اور یہ جو اپوزیشن والے ہیں ماشاء اللہ، اللہ تعالیٰ ان کو بھی موقع دے کہ یہ بھی اقتدار میں آئیں اور اس صوبے کو چلائیں۔ یہ بار بار امن کی بات کرتے ہیں کہ امن کیوں نہیں ہو رہا ہے؟ ان کو صحیح پتہ ہے اور بالکل پتہ ہے لیکن یہ اپنے آپ کو حقیقت سے Divert کرتے ہیں، حقیقت کو یہ Strike نہیں کر سکتے اور پھر وہ جو کہتے ہیں کہ بیچارے غریبوں پر بجلی گرتی ہے، ابھی اس ملک میں پی ٹی آئی ایک اجنبی بنی ہوئی ہے، یہ روایتی پارٹی نہیں ہے، ہمیں سیاست کی سمجھ نہیں ہے، ہم کس طریقے سے بات کریں اور کیسے کریں، یہ کوئی ہمیں سکھائے، یہ کوئی ہمیں

سکھائے کہ ہم کس طریقے سے بات کریں؟ یار! جس طریقے سے ہم سمجھتے ہیں اسی طریقے سے بات کریں گے، Straight forward کریں گے، To the point کریں گے، کوئی اس میں ادھر ادھر کی Diplomacy نہیں ہو گی، سمجھوتوں پہ ہم نے اس ملک کا بیڑا غرق کر دیا ہے، جب یہ آتے ہیں تو سمجھوتے ہو جاتے ہیں، ڈیلیں ہو جاتی ہیں، کیونکہ یہ ملک ہمارا ہے ہی نہیں، اگر ہمارا ملک ہوتا تو آج بڑے بڑے فیصلے ہوتے، میں قسم سے کہہ سکتا ہوں، ہفتوں کی نہیں گھنٹوں کی بات کرتا ہوں کہ کوئی بدامنی ہو نہیں سکتی، پہلے ہمارے وزیرستان کے پہاڑوں میں بہانے بنائے جاتے تھے کہ بڑے بڑے پہاڑ ہیں اور جنگل ہیں اور وہ وحشی لوگ ہیں اور وہاں کا ماحول بہت گھمبیر ہے، ابھی آپ کے Settled plain areas میں ہوتے ہیں، یہ جو عدنان صاحب کہہ رہے ہیں، کیا ان کے علاقے میں کوئی جنگل ہے؟ ان کے علاقے میں تو صحرا ہے، درخت بھی نہیں ہوتے تو کیوں ایسا ہوتا ہے، یہ بھی اپنے ذمہ داروں سے پوچھیں کہ کیوں ایسا ہوتا ہے؟ تو بہر حال میں ان شاء اللہ پر امید ہوں، I am very optimistic اور ہم ہی لوگ ہوں گے اس ملک میں انقلاب لانے والے ان شاء اللہ، ان شاء اللہ آپ بھی ہمارے ساتھ بشمول ہوں گے اور آپ بھی ہوں گے اس صف اول میں ان شاء اللہ اور ہم ہی ہوں گے ان شاء اللہ اپنے بچوں کے مستقبل کو Secure کرنے والے اور یہ تاریخ آپ کے حصے میں آئے گی ان شاء اللہ، تو میں پر امید ہوں ان شاء اللہ آنے والے دن ہمارے ہی ہوں گے، کوئی لاکھ کہے میں Very optimistic ہوں ان شاء اللہ اور میں آخر میں پھر اپنے خان کے لئے یہی کہوں گا کہ ایک ہی کمی ہے خان صاحب کی، اس ملک میں اور اللہ کرے وہ کمی بھی پوری ہو جائے، باقی جو یہ فرما رہے ہیں، یہ لوگ فرماتے رہیں، اس کا ہم پہ کوئی اثر ہی نہیں ہو گا لیکن ہم ان کو ان شاء اللہ ایک Role model دے کر رہیں گے ان شاء اللہ۔ Thank you very much.

<u>Mr. Speaker:</u> Mr.Ahmad Kundi, to please move the resolution.

(اذان عصر)

<u>جناب سپیکر:</u> بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب عبدالسلام آفریدی صاحب، میرا خیال ہے آپ Monday کو بات کریں گے۔ عبید! آپ آج بات کرتے ہیں یا Monday کو کرتے ہیں؟

<u>جناب عبید الرحمان:</u> جناب سپیکر، میں Monday کو کر لوں گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔ احسان اللہ خان، آپ کرنا چاہتے ہیں۔ شفیع اللہ جان صاحب، آپ نے قرار داد پیش کرنی ہے۔ چلو احمد کنڈی صاحب، آپ قرار داد پیش کریں پھر اس کے بعد شفیع اللہ جان کریں گے۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> تھینک یو سپیکر صاحب، میں مشکور ہوں تمام جماعتوں کا اور یہ ایک Unanimous قرار داد ہے جس میں عدنان خان وزیر صاحب کا، احسان اللہ میاں خیل صاحب کا، تاج محمد خان صاحب کا، اکبر ایوب صاحب کا، حمید الرحمان صاحب کا، سلام صاحب کا اور لیاقت علی خان صاحب کا، ان تمام دوستوں کا، تمام جماعتوں کا میں مشکور ہوں جنہوں نے اس پہ Sign کئے ہیں۔

Mr. Speaker, students have played a vital role in the progress of country, not only just in Pakistan but around the globe. Mr. Speaker,

student unions are major forum for organizing social activities and for addressing a range of academic and welfare issues through collective representation of students, hence, provide a platform to the students for personal and community development. In this regard, this Assembly asks the the Provincial Government to revise student unions in the educational institutions, universities of the Khyber Pakhtunkhwa with a code of conduct in place. The code shall provide a mechanism for ensuring zero tolerance for violence activities. Thank you.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the joint resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed unanimously.

جناب سپیکر: شفیع جناب، آپ نے کوئی ریزولیوشن پیش کرنی ہے؟ کریں جی۔

جناب شفیع اللہ جان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ تھینک یو مسٹر سپیکر، آرٹیکل 33 کے مطابق ریاست شہریوں میں متعصبانہ، نسلی، قبائلی، فرقہ ورانہ، صوبائی تعصبیت کی حوصلہ شکنی کرے گی لیکن اس کے باوجود اسلام آباد کی پولیس خیبر پختونخوا کے لوگوں اور خاص طور پر پختونوں کے ساتھ بہت زیادہ ظلم اور بربریت کر رہی ہے، وہاں پر جو پختون کاروبار کرتے ہیں، انہیں بے جا تنگ کیا جاتا ہے کیونکہ وہ خیبر پختونخوا کے باشندے ہیں، ایسا برتاؤ کیا جاتا ہے کہ وہ اس ملک کے باشندے نہیں ہیں، حکومت پختون برادری کے خلاف غیر قانونی طور پر Profiling کر رہی ہے جو کہ غیر قانونی اور غیر آئینی ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی پر زور سفارش کرے کہ اسلام آباد پولیس خیبر پختونخوا کے لوگوں اور خاص طور پر پختونوں کے ساتھ ظلم اور بربریت ختم کرے اور انہیں اسلام آباد میں کاروبار میں بے جا تنگ نہ کیا جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed unanimously.

جناب محمد عبدالسلام: سر، میں اس ریزولیوشن کے اوپر ایک دو منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ضرور کریں۔

جناب محمد عبدالسلام: شکریہ جناب سپیکر صاحب، 24 نومبر کے حوالے سے تو Monday کو پھر بات کریں گے لیکن شفیع جان بھائی صاحب نے جو بات اٹھائی ہے، یہ بہت اہم ہے، اصل میں یہ لسانی عصبیت کی طرف یہ ہوا دے رہے ہیں، جو پہلے بھی ہمارے ملک میں 1971 میں ان لوگوں کی وجہ سے تقسیم کا سانحہ ہوا، پھر بلوچستان میں جو حالات ان کی وجہ سے چل رہے ہیں، ابھی صوبہ خیبر پختونخوا میں بھی وہی سلسلہ انہوں نے اس کے ساتھ شروع کیا ہے، تو یہ ملک کے اتحاد اور پاکستان کی بقاء کے لئے بہت خطرناک ہے، اس لئے اس سے اجتناب کیا جائے اور یہ جو پختون،

پشتونوں کو ادھر تنگ کیا جارہا ہے، یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے، ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور ہم ان کو یہ بھی کہتے ہیں کہ پشتون، سپیکر صاحب، پشتون پر امن اور باشعور قوم ہے اور پشتون کی اپنی ایک تاریخ ہے، یہ میں محسن نقوی اور یہ ناجائز وزیر اعظم کو بھی یہ کہتا ہوں کہ آپ اپنی بھی تاریخ دیکھ لیں اور پشتونوں کی تاریخ بھی دیکھ لیں، تین چار پانچ چھ پشت پیچھے ان کا نام کوئی رام سنگھ ہوگا، کوئی رام لال وغیرہ ہوگا مگر پشتون الحمد للہ ساڑھے چودہ سو سال پہلے سب مسلمان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ میں مسلمان ہوئے تھے اور آپ لوگوں کو ہم پشتونوں نے رام سنگھ سے محمد کا نام دیا ہے، پشتونوں کی ایک تاریخ ہے، محمود غزنوی، شہاب الدین غوری، شیر شاہ سوری، علاؤالدین خلجی، سینکڑوں سال آپ لوگوں پہ ہم نے حکومتیں کی ہیں، آپ لوگوں کو مندر سے، گردوارے سے مسجد کا راستہ ان پشتونوں نے سکھایا تھا، آپ کو مندر گردواروں سے مسجد کی طرف ہم پشتون لے کر آئے ہیں، آپ احسان فراموش ہیں، پشتونوں کے ساتھ جو رویہ آپ لوگوں کا ہے، یہ نہیں ہونا چاہیئے، آپ لوگوں کا سومنات آپ کے پردادا کا سومنات ان پشتونوں نے توڑا تھا اور ان شاء اللہ ایک دفعہ پھر آپ لوگوں کا یہ سومنات یہ پشتون توڑیں گے، تو خدا کے لئے پشتونوں کے ساتھ یہ ظلم زیادتی بند کریں، ایسا نہ ہو کہ پھر یہ پشتون اپنی تاریخ پھر دھرائیں اور آپ لوگوں کا یہ سومنات توڑ دیں۔ شکریہ سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: احسان اللہ خان صاحب، آپ نے بات کرنی ہے؟ شفیع جان، آپ اس موضوع پہ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

<u>جناب احسان اللہ خان</u>: جناب سپیکر صاحب، شفیع جان اس پر بات کریں جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب احسان اللہ خان نے اصرار کیا کہ ان کو فلور دیا جائے۔

<u>جناب شفیع اللہ جان</u>: چلیں اس کے بعد کر لیتے ہیں۔

<u>جناب احسان اللہ خان</u>: جناب سپیکر، مجھے بات کرنے دیں، مجھے واپس بھی جانا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ نے کدھر واپس جانا ہے؟

<u>جناب احسان اللہ خان</u>: سر، اپنے گھر ڈی آئی خان جانا ہے اور Monday کو پھر آئیں گے۔ شکریہ جناب سپیکر، میں شفیع جان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور سر، ہمارے Colleagues تو یہاں پہ نہیں ہیں، جو چند ایک ہیں وہ لوگ ہمیں سن بھی رہے ہیں، تو میں کچھ باتیں کرنا چاہوں گا جو تلخ بھی ہوں گی، ہمارے لئے بھی اور ہمارے Colleagues کے لئے بھی، لیکن یہ کچھ سیریس باتیں ہیں اور میں آپ سے چاہوں گا کہ جس طرح آپ نے باقیوں کو برداشت کیا ہے، آج کوئی چند منٹ مجھے بھی برداشت کر لیں۔ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں مذمت کروں گا ہر قسم کی پرتشدد کارروائی کا، چاہے کوئی بھی کرے یا کسی کے اوپر بھی ہو، ہمارے ملک میں جب سے پاکستان بنا ہے، ہم دیکھ رہے ہیں، مختلف ادارے یا کوئی اور لوگ مختلف لوگ تشدد کرتے آرہے ہیں، ہم اپنی سیاسی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں، جس بھی سیاسی جماعت کو دیکھ لیں، فاطمہ جناح سے لے کر آج تک، آپ مجھے اس سیاسی جماعت کا نام بتائیں جس کے اوپر تشدد نہ ہوا ہو؟ جناب سپیکر، بے نظیر بھٹو کو شہید کیا گیا، آصف علی زرداری صاحب کو قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں،

آپ خان عبدالولی خان کو دیکھ لیں، آپ نواز شریف صاحب کو دیکھ لیں، گویا آپ کسی بھی جماعت کو دیکھ لیں کہ کس کے اوپر تشدد نہیں ہوا؟ کس کے گھر والوں کو یہاں اپنے گھروں سے بے دخل نہیں کیا گیا؟ تو جناب سپیکر، میں سب سے پہلے اپنے پی ٹی آئی کے دوستوں کا بھی اور ہمارے یہاں پہ جتنے بھی Colleagues ہیں، میں ان کا مائنڈ کلیئر کرنا چاہوں گا کہ ہماری جماعت قطعاً اس چیز کو سپورٹ نہیں کرتی ہے کہ نہتے شہریوں کے اوپر گولیاں برسائی جائیں اور نہ ہی ہم ان شاء اللہ کر سکتے ہیں کیونکہ تشدد کسی بھی قسم کا ہو، کوئی بھی کرے، وہ ناجائز ہے لیکن جناب سپیکر، اس کو Handle کرنے کے طریقے ہیں، احتجاج ہر سیاسی جماعت کا جمہوری حق ہے لیکن ہر چیز کے کچھ اصول اور قواعد ہوتے ہیں، اگر احتجاج سیاسی احتجاج ہوتا ہے تو وہ ہمیشہ پر امن ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر، پی ٹی آئی کے پاس جہاں صوبائی حکومت ہے تو ان کے پاس کئی اور راستے بھی ہو سکتے ہیں، ہماری وفاقی حکومت کو Pressurize کرنے کے لئے، آپ کے پاس پورا صوبہ ہے، آپ کے پاس Trade routes ہیں، اگر آپ نے انٹرنیشنل میڈیا کو آگاہی دینی ہے، اگر ان تک اپنا پیغام پہنچانا ہے تو آپ پورے صوبے کو بند کر سکتے ہیں، آپ کے یہاں پہ جو راستے آ رہے ہیں، ان کو بند کر سکتے ہیں، آپ کے پاس کئی طریقے ہیں، نیشنل میڈیا کو اپنی طرف متوجہ کر سکتے ہیں لیکن جناب سپیکر، وفاق کے اوپر اس نیت سے جانا، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مجھے یوں لگتا ہے جب ہمارے Colleagues یہاں پہ بات کرتے ہیں کہ خدانخواستہ خیبر پختونخوا حکومت پاکستان کے اوپر کوئی حملہ آور ہونے لگ گئے ہیں اور کوئی علیحدگی کی تحریک شروع کرنے لگے ہیں جناب سپیکر، خدانخواستہ، خدانخواستہ میرے منہ میں خاک لیکن ہم جو اپنے نوجوانوں کو تربیت دے رہے ہیں، ان کو جو سبق دے رہے ہیں، ان کو جس قسم کا آپ ابھار رہے ہیں، ان نوجوان اور ان نادان ذہنوں کو اپنے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ ملک ہم نے بڑی قربانیوں سے لیا ہے، آپ جب سٹوریاں پڑھیں تو جب ٹرینیں آیا کرتی تھیں مہاجرین کی، برصغیر میں جب پاکستان اور ہندوستان علیحدہ ہوا تو خون سے لت پت لاشوں سے بھری ٹرینیں آتی تھیں، تو یہ پاکستان آسانی سے نہیں بنایا ہوا ہے، اس میں ہمارے آباؤاجداد نے بڑی قربانیاں دی ہیں، تو ہم قطعاً یہ نہیں چاہتے اور کوئی بھی نہیں چاہے گا کہ ہمارا ملک دولخت ہو، ہمارا یہ صوبہ علیحدہ ہو لیکن بدقسمتی سے جس قسم کی ٹریننگ دی جا رہی ہے ہمارے صوبے کی حکمران جماعت کی طرف سے ہمارے نوجوانوں کو، وہ خدانخواستہ اس طرح کی ہے کہ جیسے ہم کوئی علیحدگی کی تحریک شروع کرنے لگے ہیں، سر پہ کفن باندھنے کا کیا مقصد ہے؟ کوئی بھی سیاسی جماعت، ٹھیک ہے آپ سر پہ کفن باندھنے کا لوگوں کو کہہ رہے ہیں لیکن ان کو آپ یہ کہیں کہ ہم مرتے دم تک وہاں پہ پرامن طریقے سے بیٹھے رہیں گے، آپ کسی پرامن احتجاج کا راستہ اختیار کریں جس طرح میں نے آپ کو کہا کہ آپ کے پاس مختلف Trade routes ہیں لیکن دوسروں کے بچوں کو یہ ابھار کر کہ میرا نام فلاں نہیں ہوگا اگر میں عمران خان کو رہا کرائے بغیر واپس آیا، اب میں سر پہ کفن باندھ کر جا رہا ہوں، تو اگر یہ باتیں آپ کریں گے تو یہ نوجوان لوگوں کو اشتعال دلانے والی باتیں ہیں کہ آپ بھی سر پہ کفن باندھیں اور اپنے ملک کے خلاف حملہ آور ہوں، تو خدانخواستہ خدانخواستہ ان کا اپنا کردار اگر آپ دیکھ لیں جو آپ لوگوں کے رہبر بنے ہوئے ہیں، وہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ نامناسب لفظ ہے لیکن میں اپنی بات کو تھوڑا سا اب اور

طریقے سے بیان کروں گا کہ جناب سپیکر، منافق کون ہوتا ہے؟ جس کے دل میں کچھ اور ہوتا ہے اور وہ پیچھے کچھ اور کرتا ہے اور دکھاتا کچھ اور ہے اور یہی کچھ خصوصیات ہم ان میں دیکھتے ہیں، تو میں اپنے پی ٹی آئی کے ورکرز کے ساتھ انتہائی اظہار ہمدردی کروں گا کہ جس قدر آپ کو استعمال کیا جارہا ہے، یہ جو خون بہا ہے، میں اس کا ذمہ دار بھی آپ کے رہبر کو سمجھتا ہوں، میں کہتا ہوں اگر وہ آئینہ دیکھیں تو وہ اپنے چہرے کو خون سے لت پت پائیں گے اور وہ اس لئے پائیں گے کیونکہ صرف جرم کرنا گناہ نہیں ہے، اس کی ترغیب دینا، قتل کرنا تو گناہ ہے لیکن قتل کی طرف مائل کرنا اور اس کا سبب بننا یہ بھی تو قتل میں شامل ہے۔ تو جناب سپیکر، میں نے چند ایک اشعار لکھے ہیں ان کے کردار کے اوپر، تاکہ ہمارے پی ٹی آئی کے ورکرز بھی سنیں جو کہ ہمارے بھائی ہیں کہ جب ان کی حقیقت سامنے آئی:

جب دھندلا پردہ فاش ہوا — کردار یہ تیرا فاش ہوا
ناداں ذہنوں کو الجھا کے — فرار کا تو متلاش ہوا
بھڑکیں مار کے تو سمجھا — کیا میں اب بدمعاش ہوا؟
سر پہ کفن جو باندھا تھا — مظلوموں کی پوشاک ہوا
شہید تو ہوتے ہیں زندہ — پر تو اب زندہ لاش ہوا
لاش ہوا لاش ہوا

(تالیاں)

جناب سپیکر، زندہ لاش کیا ہوتی ہے؟ زندہ لاش وہ ہوتی ہے کہ انسان زندہ تو ہوتا ہے، سانس تو لے رہا ہوتا ہے لیکن اس کا ضمیر مر چکا ہوتا ہے، اس کی جو Self consciousness ہے، اس کے اندر اچھائی اور برائی کی تمیز ختم ہو چکی ہوتی ہے، آپ ان سے حلف لیں کہ کیا آپ دروازوں کے پردوں کے پیچھے آپ ان لوگوں کے ساتھ میٹنگز نہیں کرتے؟ آپ ان لوگوں کو اچھا بچہ بننے کی اپنی پوری یقین دہانی نہیں کراتے؟ جن کے خلاف آپ صبح اٹھ کر سٹیج پہ آکر لوگوں کو ابھار رہے ہوتے ہیں، یہ منافقت نہیں تو میں اس کو کس چیز کا نام دوں؟ جناب سپیکر، تو میں پھر کہوں گا اور اپنے پی ٹی آئی کے نوجوان بھائیوں سے کہوں گا کہ دیکھیں عمران خان میرے لئے بھی انتہائی قابل احترام ہے، کوئی بھی سیاسی لیڈر ہو وہ میرے لئے قابل عزت ہے اور ان کو رہا بھی ہونا چاہیئے، اگر وہ ناجائز سیاسی مقدمات میں قید برداشت کر رہے ہیں تو اس چیز میں میں بھی آپ کے ساتھ ہوں لیکن میں آپ کو یہ کہوں گا کہ جس قدر آپ کے اندر خلوص ہے اور جو آپ کا جذبہ ہے، آپ کے اس جذبے کو، آپ کے اس مخلص پن کو، آپ کے اس خلوص کو یہ منافق لوگ، یہ Compromised لوگ آپ کو استعمال کر رہے ہیں، وہ آپ کو، آپ کی بہنوں کو، آپ کی ماؤں کو یہ غم دکھا رہے ہیں، آپ کی بیویوں کو بیوہ کر رہے ہیں، آپ کے بچوں کو یتیم کر رہے ہیں، اپنے سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لئے۔ جناب سپیکر، یہ سی ایم کی کرسی کیا ہوتی ہے؟ کیا ہے اس کرسی میں کہ اس کے لئے وہ لوگوں کو بھی مروا رہے ہیں اور وہ صرف اپنے سیاسی مقاصد اور صرف کرسی بچانے کے لئے۔ جناب سپیکر، کیا آپ کو

نہیں پتہ کہ یہ 24 تاریخ سے دو دن پہلے انہوں نے کس سے ملاقات کی؟ انہوں نے کیا کیا یقین دہانیاں کرائیں؟ یہ جس ٹرک کی بتی کے پیچھے میرے پی ٹی آئی کے نوجوان بھائیوں اور بہنوں کو لگا کر لے گئے تھے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، احسان اللہ خان۔

جناب احسان اللہ خان: اسی ٹرک کی بتیاں بجھا کر یہ بہانہ کر کے کہ بھئی ہمارا جنریٹر خراب ہو گیا ہے، اوہ بھئی! کوئی جنریٹر خراب نہیں ہوا، آپ کی نیت خراب ہو گئی ہے، جی آپ کی نیت خراب ہو گئی ہے اور اس جنریٹر خراب ہونے کے بہانے آپ نے ٹرک کی بتیاں بجھا کر خود تو فرار ہوئے، چلیں میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جناب والا کوئی شرم ہوتی ہے، آپ تو بلٹ پروف گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے، اگر خدانخواستہ گولیاں چل بھی رہی تھیں، میں جناب سپیکر، یہ واللہ باللہ اس لئے نہیں کہہ رہا کہ میں کوئی سیاسی مخالفت کی وجہ سے بول رہا ہوں لیکن اگر خون بہا ہے، وہ ہمارے بھائی تھے، کوئی ہماری وہ مائیں کس کرب سے گزر رہی ہیں، اگر کوئی بیوہ ہوئی ہے، کوئی یتیم ہوا ہے، آپ ان سے جا کر پوچھیں جناب والا، وہ تو اپنے خلوص اور اپنے جذبے میں مارے گئے لیکن ہمارے جو ان کے رہبر بنے ہوئے تھے، انہوں نے کیا کیا؟ انہوں نے آپ کے جذبات کو کس قدر مٹی کے مٹی میں روندا، کس قدر روندا؟ آپ کو وہ جو ٹرک کی بتیاں تھیں جس کے پیچھے آپ کو لگا کر لے کر گئے اور خود کود کر فرار ہو گئے اور آپ کو وہیں چھوڑ گئے تو جناب والا، آپ تو بلٹ پروف گاڑی میں تھے، آپ کو کچھ نہیں ہونا تھا لیکن کم از کم ان کے جذبے کا، ان کے خلوص کا اتنا تو خیال کرتے کہ وہیں پہ ٹھہرے رہتے۔

Mr. Speaker: Thank you.

جناب احسان اللہ خان: نہیں جناب سپیکر، میں اس معاملے میں اپنے پی ٹی آئی کے Colleagues کے ساتھ ہوں کہ اگر وہ تشدد کے خلاف بات کرتے ہیں، ہم بھی تشدد کے خلاف ہیں لیکن میں یہ حیران ہوں کہ کیا یہ حسن اتفاق ہے یا جان بوجھ کر ہوتا ہے کہ کبھی یہ فرار ہو جاتے ہیں، کبھی یہ پہنچ نہیں سکتے اور اس سے پہلے ایسے بھڑکیں مارتے ہیں اور ویسے ہی لوگوں کو اشتعال دلاتے ہیں کہ جیسے خدانخواستہ ہمارا صوبہ کوئی علیحدگی کی تحریک شروع کرنے لگا ہے۔ ابھی بھی میں جتنی باتیں سن رہا تھا، یہ لسانیت کی بنیاد کے اوپر آپ یہ نہ کہیں کہ پشتونوں کو ایسا کیا جا رہا ہے، آپ یہ کہیں کہ ہمارے ورکرز کو، ہماری پارٹی کے سپورٹرز کے ساتھ ایسا کیا جا رہا ہے کیونکہ خدانخواستہ اگر اس قسم کی ہم باتیں کرنے لگ گئے تو ہم یہ کیا پیغام دے رہے ہیں؟ خدانخواستہ، ہم لسانیت کی بنیاد پہ کیا ہم دو لخت ہونا چاہتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھہریں، ان کے دل میں جو باتیں ہیں وہ کم از کم باہر تو آنے دیں۔

جناب احسان اللہ خان: نہیں نہیں، میں نے ان کو پہلے بھی کہا ہے کہ ہماری جماعت نے ہمیشہ تحمل اور برداشت کا مظاہرہ کیا ہے، بے نظیر صاحبہ شہید ہوئیں۔

جناب سپیکر: احسان اللہ صاحب، آپ کا ٹائم زیادہ ہو گیا۔

جناب احسان اللہ خان: ہم نے پھر بھی "پاکستان کھپے" کا نعرہ لگایا، آصف علی زرداری صاحب کو جیل ہوئی، ہم نے پھر بھی "جمہوریت بہترین انتقام" کا نعرہ لگایا، تو دیکھیں احتجاج کے بہت سے طریقے ہو سکتے ہیں۔ جناب سپیکر، بس میں اپنی بات کو Windup کرنا چاہ رہا ہوں اور میں خصوصاً اپنے پی ٹی آئی کے نوجوانوں کو، ورکرز کو آج یہ پیغام دینا چاہ رہا ہوں کہ دیکھیں آپ کو استعمال کیا جا رہا ہے، آپ کو یہ ترغیب دی جاتی ہے کہ آپ سر پہ کفن باندھیں اور نکل جائیں اور خود آپ کئی دفعہ مجھے کہتے ہیں کہ وہ مومن نہیں جو سانپ سے تیسری دفعہ بھی ڈسا جائے، تو آپ تو کئی دفعہ ڈسے جا چکے ہیں، آپ کے حوصلے، آپ کا جو خلوص ہے، اس کو ہم سلام پیش کرتے ہیں لیکن آپ ان سے دوبارہ نہ ڈسے جائیں اور میں ان اپنے Colleagues کو بھی کہوں گا کہ آپ نے ایسے Wrong number کو اپنا رہبر کس لئے چنا ہوا ہے؟ ان کو آپ تبدیل کریں اور اچھا تو یہ ہے ناں کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: احسان اللہ خان۔

جناب احسان اللہ خان: سر، آخری بات، اگر یہ اس میں لگے ہوئے ہیں کہ کوئی ڈیلیوری ہوتی پھر بھی آپ دیکھ لیں ہمارے صوبے میں کرپشن عروج پہ ہے، وہ ڈی آئی خان سے آکر کہتا ہے کہ جو کرپشن کر رہا ہے اس سرکاری افسر کے سر پہ اینٹ مارو، اوہ بھئی! آپ کے لئے تو پتھر کم پڑ جائیں گے، بڑے بڑے جو آپ اور آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ناں، بس ہو گیا یار! آپ بہت آگے چلے گئے ہیں، آپ کو پھر موقع ملے گا۔ دیکھیں آپ کا بہت ٹائم ہو گیا ہے، ٹھیک ہے، آپ کی بات ہو گئی ہے، آج بہت جذباتی نہیں ہو گئے ہیں؟ بس ٹھیک ہے تھینک یو، Okay. شفیع جان صاحب، اگر آپ نے کوئی مختصر بات کرنی ہے تو میں یہ End کر رہا ہوں پھر Monday کو ان شاء اللہ۔

جناب شفیع اللہ جان: سر، میں نے ایک قرارداد پہ بات کرنی ہے اور احسان صاحب کی جو باتیں ہیں، صرف اس پہ دو منٹ بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: خیر ہے، احسان صاحب کے دل کے جذبات ہیں، یہ بڑے دنوں بعد آئے تھے، ادھر یہ کہتے ہیں، اچھا آگے میں بات نہیں کرتا، تو اس طرح ہے کہ انہوں نے آپ کو بڑا اچھا مشورہ دیا ہے، یہ حکومتی بچوں کو مشورہ دے رہے تھے کہ آپ اسلام آباد نہ جائیں، یہ آپ کو سول نافرمانی کی طرف لے جا رہے ہیں، یہ کہتے تھے راستے بند کر دیں، تو آپ کا اچھا آئیڈیا ہے، وہ ان تک پہنچ گیا ہے، تو مطلب یہی ہوا ناں کہ آپ راستے بند کر دیں، کاٹ دیں اور سول نافرمانی شروع کر دیں، انہوں نے اس پہ اچھی Suggestion دی ہے جی۔ شفیع جان، بس کوئی ہلکا سا Comment کریں پھر اس کو End کرتے ہیں۔

جناب شفیع اللہ جان: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، سب سے پہلے میں نے جو ایک قرارداد پیش کی ہے، اس میں میں صرف کچھ چیزیں Add کروں گا۔ جناب سپیکر، 26 نومبر اور 27 نومبر کے بعد جو اس وقت اسلام آباد میں پختونوں کے ساتھ جو کچھ کیا جا رہا ہے، ان کو جہاں پر پختون ملتا ہے تو ان کا آئی ڈی کارڈ چیک کرتے ہیں اور جس کے آئی ڈی کارڈ پر پختونخوا کا پتہ ہوتا ہے تو اس بیچارے کو اندر کیا جاتا ہے، اسلام آباد پولیس نے ایک نیا کاروبار شروع کر دیا ہے اور یہ جو ہمارے پختونوں کے ساتھ کر رہے ہیں تو ہر پختون اس احتجاج میں نہیں آیا اور ہر

پختون تحریک انصاف کا کارکن بھی نہیں ہے، یہ جو چنے بیچتے ہیں، وہ اس کو بھی اٹھا رہے ہیں، جو ریڑھی چلا رہا ہے اس کو بھی اٹھا رہے ہیں، جو ہوٹل چلا رہے ہیں اس کو بھی اٹھا رہے ہیں اور جو ہمارے لوگ اس وقت پولیس سٹیشنز میں ہیں، ان کے پیچھے جو ہمارے ان کے رشتہ دار یا ہمارے سینیئر رہنما جاتے ہیں تو ان کو بھی قید کر رہے ہیں، تو یہ بات میں بڑی کلیئر کر رہا ہوں کہ جس راستے پر یہ چل پڑے ہیں، یہ راستہ مزید مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ جناب سپیکر، پختون ویسے بھی پچھلے چوبیس سال سے Afghan war کی وجہ سے بڑی مشکل میں ہیں، ہمارے نو لاکھ لوگوں نے ہجرت کی ہے، چالیس ہزار ہمارے شہداء ہیں، اربوں کھربوں ڈالرز کا ہمارا بزنس میں نقصان ہوا ہے، اس کے باوجود پختون کے ساتھ ریاست کا یہ عمل جاری ہے، آج بھی آپ وزیرستان میں نظر دوڑائیں تو وہ لوگ جو نقل مکانی کر کے گئے ہیں، ان کے گھر ابھی بھی نہیں بنے اور نہ ان کو فنڈز ملے ہیں، ایک Coalition support fund بنا تھا جو دہشت گردی کے خلاف استعمال ہونا تھا، جو ہمارے آئی ڈی پیز تھے، ان کو واپس کرنے کے لئے استعمال ہونا تھا، وہ فنڈ کہاں گیا؟ کوئی ممبر اس پر بات کرنے کو تیار نہیں ہے، لہٰذا اس فلور سے میں یہ Warn بھی کر رہا ہوں اور یہ میسج بھی دے رہا ہوں KP حکومت کی طرف سے کہ جو پختونوں کے ساتھ ہو رہا ہے، یہ جو 42700 پرچے صرف اٹک پولیس نے کاٹے ہیں، مطلب نامعلوم لوگوں کے خلاف اور ان میں لوگوں کو اٹھا کر ان پرچوں میں ڈالا جا رہا ہے، ان شاء اللہ آنے والا دور عمران کا ہے اور یہ لوگ جو یہ حرکتیں کر رہے ہیں، اس کے نتائج ان کو بھگتنا پڑیں گے اور احسان صاحب کو صرف میں اتنا کہوں گا کہ انہوں نے سی ایم صاحب کی بات کی، ہماری لیڈر شپ کی بات کی، ہمارے ورکرز کی بات کی، کیا ان کی لیڈر شپ بلٹ پروف میں نہیں گھومتی؟ جب بی بی شہید ہوئیں، تو ہمیں دکھ ہے، شہید نہیں ہونی چاہیئے تھیں لیکن جب بی بی شہید ہوئیں، کیا بینک نہیں لوٹے گئے؟ بتایا جائے کہ تحریک انصاف کے اس پرامن احتجاج میں کتنے بینک، کتنے اے ٹی ایم لوٹے ہو گئے؟ کونسے میٹرو اسٹیشن کو نقصان دیا گیا؟ گولی تو وہاں سے چلی ہے، ہم تو نہتے لوگ تھے، ہم تو پرامن احتجاج کر رہے تھے لیکن نہایت افسوس کے ساتھ احسان صاحب نے اس بات کو Condemn نہیں کیا، جو ہمارے شہداء ہیں بلکہ الٹا انہوں نے ہمارے اوپر چڑھائی کی، ہماری لیڈر شپ آخر تک، آخری منٹ تک ہم ڈی چوک میں کھڑے تھے، کیا کون کھڑا ہو سکتا ہے؟ کیا ہم کوئی Militant ہیں، کوئی دہشت گرد ہیں جو ہم گولیوں کے سامنے کھڑے ہوں، ہم نہتے لوگ ہیں، ہم کوئی Militant نہیں ہیں، ہم سیاسی لوگ ہیں، سیاسی کارکن ہیں اور ہم ان شاء اللہ عمران خان کی رہائی تک یہ احتجاج جاری رکھیں گے اور ان شاء اللہ جو عمران خان کارڈ کی بات کر رہے ہیں، وہ جلد ان شاء اللہ 14 تاریخ کو ان کے سامنے آجائے گا اور اس ملک میں ہم سول نافرمانی کی طرف جا رہے ہیں جو اس ملک کے اس نظام کی جو بنیاد ہے، وہ ہلا کر رکھ دے گی۔ آپ کا بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 02:00 P.M., Monday, 9th December, 2024.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 09 دسمبر 2024ء کو بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)